INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ کا ترجمان

۱۷

۲۵ ربیع الثانی تا ۲ جمادی الاوّل ۱۴۱۶ھ بمطابق ۲۲ تا ۲۸ ستمبر ۱۹۹۵ء

انسانی حقوق اور سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

افغانستان میں طالبان کی تحریک

پسِ منظر
اھداف
اور مقاصد

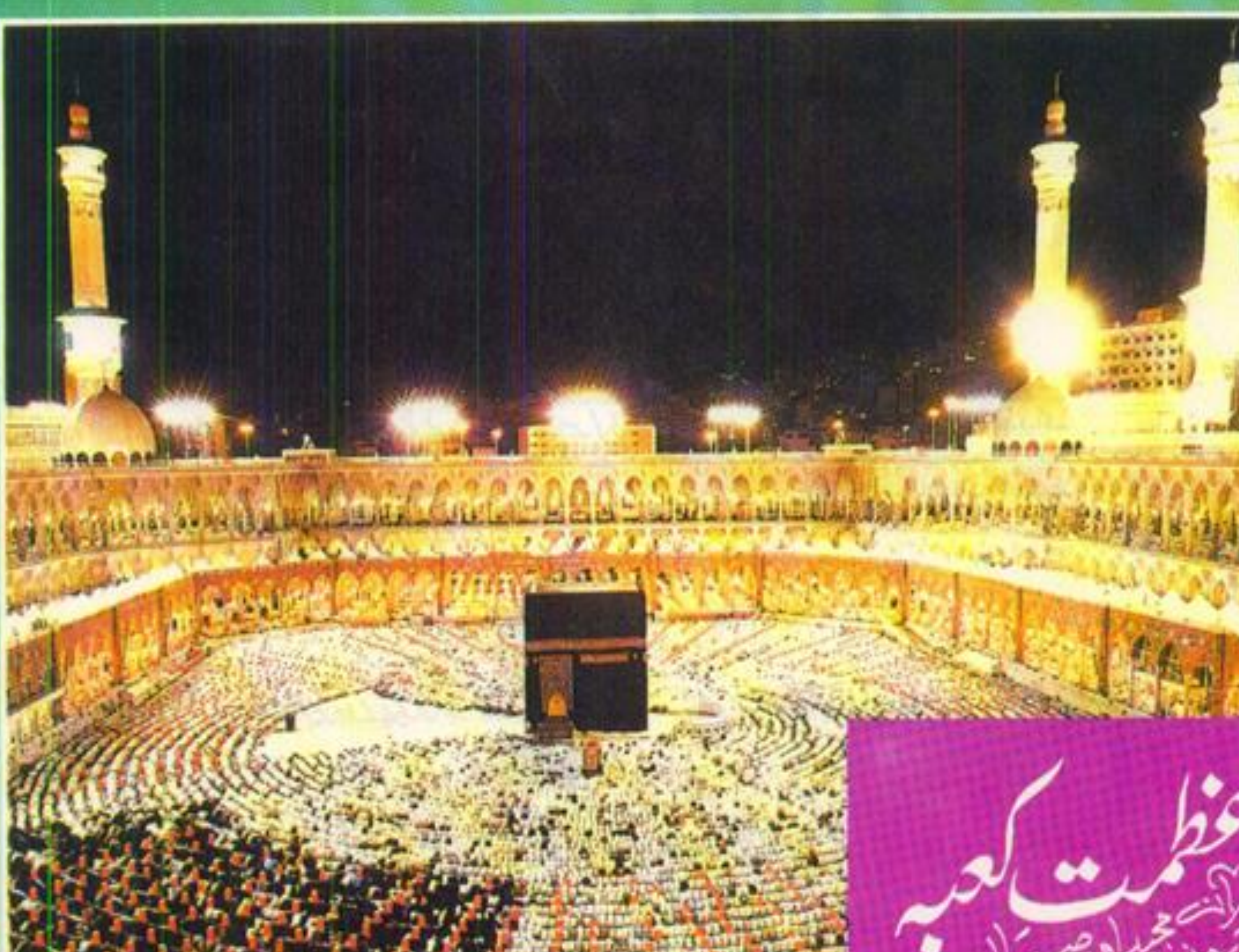

سنکارا

صحّت کا سرچشمہ

ہر گھر کے لیے گھر بھر کے لیے

ہمدرد کا نصب العین تعمیر صحت ہے۔ بیماریوں سے پاک تندرست معاشرے کے قیام کے لیے ہمدرد نے ہمیشہ اپنی جد وجہد جاری رکھی ہے۔ آج بھی، جب غذا میں عدم توازن اور فضا میں آلودگی کے باعث انسان کی قوتِ مدافعت متاثر ہو رہی ہے اور زندگی کی تیز رفتاری کے سبب جسمانی توانائی میں کمی کی شکایت عام ہے، ہمدرد اپنی روایت برقرار رکھتے ہوئے توانائی فوراً حاصل کرنے کے لیے نباتی و معدنی مرکب سنکارا پیش کرتا ہے۔

سنکارا صحت بخش مجرب جڑی بوٹیوں اور منتخب معدنی اجزا سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ ایک نہایت موثر نباتی و معدنی مرکب ہے جو تیزی سے توانائی بحال کرتا ہے اور صحت برقرار رکھتا ہے۔

ہر موسم میں ہر عمر کے لیے یکساں مفید **سنکارا** نباتی و معدنی مرکب — جو زندگی کو ایک ولولۂ تازہ عطا کرتا ہے

ہمدرد

Adarts-CIN-1/91

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۴
شمارہ نمبر ۱۷

۲۵ ربیع الثانی تا ۲ جمادی الاول ۱۴۱۶ھ
بمطابق ۲۲ تا ۲۸ ستمبر ۱۹۹۵ء

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
عبداللہ ملک

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین
ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

توہین رسالت کا مسلسل ارتکاب۔ یہ اچھی روش نہیں ۴
کراچی کو چھوٹا لبنان کون بنائے گا ۶
طالبان کی تحریک۔ پس منظر۔ اہداف و مقاصد ۹
عظمت کعبہ۔ قرآن مجید اور صحف سابقہ کی روشنی میں ۱۳
حقوق انسانی اور سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۷
اخبار ختم نبوت ۲۱

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵
سہ ماہی ۴۵ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۹۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک ر ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت ۔۔ الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

قیمت ۳ روپے

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا طابع: سید شاھد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳ مبز رٹا ۱ وامن کراچی

اداریہ

جرم "توہین رسالت" کا مسلسل ارتکاب ---- یہ روش اچھی نہیں

ناعاقبت اندیش حکمران اسلام دشمنی کے اس کھیل سے کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں

پاکستان دنیا کے موجودہ نقشے پر واحد ملک ہے جو "اسلام" کے نام پر وجود میں آیا۔ اور غالباً" یہی وہ بدنصیب ملک ہے جہاں اول روز سے اسلام کی جڑ بنیاد پر تیشہ زنی کا عمل ایک تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔ اور ریاستی قوت و جبر اسلام دشمنوں کی پیٹھ ٹھونک کر اس کی بدنصیبی کو دو آتشہ کرتا ہے۔ قادیانیوں کا ختم نبوت پر علی الاعلان ڈاکہ' پرویز اور اس کے حواریوں کا فتنہ انکار حدیث' ایوب خان کے نافذ کردہ عائلی قوانین' ڈاکٹر فضل الرحمٰن کا فتنہ اباحیت یہ سب اس مملکت خداداد پر خدا کے پسندیدہ دین "اسلام" کا نفاذ چاہنے والی مسلمان اکثریت کی دل آزاری کا وطیرہ اختیار کرنے کے مختلف عنوان ہیں' جو ان فتنوں کے علمبرداروں کے ساتھ پشت پناہی کرنے والے ریاستی ارباب قوت و جبر کے لئے دنیا و آخرت کی روسیاہی کا باعث ہو کر تاریخ کی تاریکی میں گم ہوگئے۔ کچھ عرصہ سے ان نامراد عناصر نے اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے مغربی طاقتوں کی مذہبی وابستگی سے فائدہ اٹھانے کی غرض سے یہاں کی مسیحی اقلیت کو انتہائی مکروہ انداز میں استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ پہلے چند بھنگیوں سے محسن انسانیت معلم حقوق انسانی خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں توہین آمیز گفتار کا ارتکاب کروایا اور پھر اس کو بین الاقوامی سطح پر موضوع بحث بنا کر عدالتی کارروائی کے ڈرامہ کے ذریعہ ہیرو کا درجہ دلا کر اپنے ساتھ موجودہ حکمرانوں کی سیاہ بختی پر مہر ثبت کروائی۔ پھر توہین رسالت کو قانونی تحفظ دلانے کے لئے ارباب اقتدار کو ترامیم پر مجبور کیا گیا۔ پہلے عیسائی لڑکوں کو اس مکروہ ڈرامے کا کردار بنایا گیا اب سکھر کی ایک بدبخت عیسائی لڑکی کو ہیروئن بنانے کا سرٹیفکیٹ دینے کی تیاریاں ہونے لگیں۔

دینی اداروں پر تسلط کے خواب دیکھنے والے حکمران طبقہ کو ایسے مشنری اداروں کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے چشم پوشی کی روش کو کیا معنی پہنائے جائیں؟ ارباب اختیار کے لئے اس واقعہ کے بعد یہ لازم ہے کہ ایسی بدبخت لڑکی کا ہمیشہ کے لئے پاکستان کے کسی بھی تعلیمی ادارے میں داخلہ ممنوع قرار دیا جائے بلکہ اس لڑکی کے ساتھ اساتذہ اور اسکول کے منتظمین کے خلاف بھی سخت تادیبی کارروائی کی جائے تاکہ آئندہ کسی بدبخت کو ایسی جسارت کی جرات نہ ہوسکے۔ بصورت دیگر ارباب حکومت کی روش کو یہی مفہوم دیا جاسکتا ہے کہ وہ مسلمانوں کی غیرت کا امتحان لینے کی راہ پر گامزن ہیں۔ اور غازی علم الدین اور غازی عبدالقیوم کی روحوں کو للکار رہے ہیں' ارباب اقتدار کو اپنے ناعاقبت اندیشانہ قانونی الجھاؤ پیدا کرنے والے رویئے کے ذریعہ اس باب کو کھول دینے کے

نتائج پر ٹھنڈے دل سے غور کرلینا چاہئے۔ مسلمان آقائے دوجہاں شافع محشر رحمتہ للعالمین ﷺ کے عزت و ناموس پر معمولی آنچ بھی برداشت نہ کرسکیں گے۔

ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد کی اشاعت کا تعطل یا بندش

مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمود صاحبؒ نے تقریباً بتیس سال قبل ایوبی آمریت کے دور میں اظہار حق کے لئے ہفت روزہ "لولاک" جاری کیا تھا۔ قادیانی سازشوں کو تشت ازبام کرکے حفاظت ختم نبوت کے لئے نمایاں خدمات کے باعث لولاک کا دینی صحافت میں منفرد مقام رہا ہے۔ حالات کے انقلاب اور موجودہ حکومت کی طرف سے ٹیکسوں کی بھرمار کے اثرات نے کاغذ کی گرانی کو انتہائی بلندیوں پر پہنچادیا۔ یوں تو قومی صحافت کا پورا شعبہ ہی اس ہوشربا گرانی کے بوجھ تلے کراہ رہا ہے‘ لیکن دینی صحافت سے متعلق جرائد کے وسائل محدود ہونے کے سبب دباؤ مزید دوچند ہوگیا ہے۔ ریاستی سطح سے بے دینی کے فروغ کی بھرپور جدوجہد کے اس پر آشوب دور میں دینی جرائد "چراغ شب دیجور" کا فریضہ ادا کررہے ہیں۔ ایسے جرائد کی بندش لادینیت کی تاریکی کو گہرا کرنے میں معاون ہوسکتی ہے۔ دینی زعماء‘ ارباب مدارس دینیہ اور دیندار اصحاب خیراس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اور ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد کے منتظمین کی مشکلات کو دور کرنے میں معاونت کرکے اس "چراغ شب دیجور" کو روشن رکھنے کی فکر و کوشش کریں۔

چوہدری عبدالحمید رحلت فرماگئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کے بہنوئی اور حضرت اقدس دامت برکاتہم کے رفقاء کار مولانا مفتی عبدالشکور صاحب اور جناب عبداللطیف صاحب کے والد چوہدری عبدالحمید صاحب ۲۷ر اگست بروز اتوار کو رحلت فرماگئے۔ چوہدری صاحب عرصہ چار سال سے فالج کے عارضے میں مبتلا تھے۔ آج کل اپنے صاحبزادے محترم عبداللطیف صاحب کے پاس کراچی میں رہتے تھے۔ انتقال سے کچھ عرصہ پہلے سے اپنے گاؤں جانے کا تقاضہ شروع فرمادیا تھا۔ ۲۶ر اگست کی رات کو چوہدری صاحب اپنے صاحبزادے جناب عبداللطیف صاحب کے ہمراہ پنجاب کے لئے روانہ ہوئے لیکن آپ کی زندگی نے وفانہ کی اور آپ نے ٹرین میں ہی سفر آخرت اختیار فرمایا۔

ہفت روزہ "ختم نبوت" حضرت اقدس دامت برکاتہم اور مرحوم کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ‘ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ‘ مولانا اللہ وسایا‘ مولانا محمد اکرم طوفانی‘ حضرت مفتی منیر احمد اخون دامت برکاتہم‘ مولانا مفتی محمد جمیل خان‘ مولانا حسین احمد نجیب‘ مولانا نعیم امجد سلیمی‘ مولانا سعید احمد جلالپوری‘ محمد انور رانا‘ ڈاکٹر شمیر الدین علوی‘ مفتی حسن علی منصور‘ مظہر احمد خان‘ عبداللہ ملک‘ حافظ عتیق الرحمٰن لدھیانوی‘ سہیل احمد انصاری‘ حافظ سہیل باوا‘ جمیل اشرف‘ اطہر عظیم‘ ریاض الحق‘ رانا عبدالستار‘ اللہ وارث‘ اللہ داد‘ اور کمال شاہ نے مرحوم کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا۔ اللہ رب العزت مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس عطا فرمائے اور مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

OO

کراچی کے حوالے سے ہفت روزہ ختم نبوۃ
کراچی کا دس سال پہلے کا اداریہ

کراچی کو چھوٹا "لبنان" کون بنائے گا

قادیانی اب روپے کی لڑائی لڑنا چاہتے ہیں۔

قومی اسمبلی کے رکن ریٹائرڈ ایئر مارشل نور خان نے ایک بیان میں کراچی کے ہنگاموں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ

"کراچی چھوٹا لبنان بننے والا ہے"

جناب نور خان فضائی فوج کے کمانڈر رہ چکے ہیں، انہوں نے جو کچھ کہا حالات کا بغور مشاہدہ کرنے کے بعد ہی کہا ہے ——— گذشتہ دنوں کراچی میں جو حالات و واقعات رونما ہوئے ان کی شدت سے موصوف کے اس بیان کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ ان کے علاوہ کچھ دوسرے ذمہ دار حضرات نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کراچی کو چھوٹا لبنان کون بنانا چاہتا ہے؟ اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے ہمیں لبنان کے حالات پر غور کرنا ہوگا اور یہ دیکھنا ہوگا کہ لبنان میں حالات کب خراب ہوئے اور کس مقصد کے لئے کئے گئے۔

فلسطین کا مسئلہ یوں تو پورے عالم اسلام کا مسئلہ ہے لیکن پڑوسی ہونے کی حیثیت سے، سب سے زیادہ عربوں کا ہے ——— مغربی استعمار نے دو حرامی بچوں کو جنم دیا تھا ایک اسرائیل اور دوسرا مرزائیل اسرائیل کو پیدا کرکے فلسطین کی سرزمین پر پھینک دیا گیا ہے جبکہ مرزائیل کے بارے میں غور و خوض جاری ہے کہ اسے کہاں پھینکا جائے۔

لبنان کی خانہ جنگی کا مقصد صرف یہ تھا کہ عربوں کی توجہ اسرائیل سے ہٹ جائے اور وہ اپنی تمام تر توانائیاں لبنان پر صرف کر دیں چنانچہ لبنان آگ میں جل رہا ہے اور مغربی استعمار تماشا دیکھ رہا ہے ——— ساتھ ہی ساتھ اسرائیل کی حفاظت بھی کر رہا ہے اور اس کے ناز نخرے بھی برداشت کر رہا ہے ——— لبنان میں ۱۹۷۵ء سے پہلے امن و امان تھا۔ عیسائی بھی رہتے تھے، مسلمان بھی رہتے تھے، سنی بھی تھے، شیعہ بھی تھے لیکن ان کے درمیان معمولی کاروباری جھگڑوں کے علاوہ وسیع پیمانے پر لڑائی مارکٹائی یا خانہ جنگی کی نوبت نہیں آئی تھی یہ اس وقت پیدا ہوئی جب قادیانی پاکستان سے دھڑا دھڑ پہنچ کر اسرائیلی فوج خصوصاً جاسوسی فوج میں شامل ہوئے چونکہ ان کے چہرے مہرے اور عادات و اطوار مسلمانوں جیسے ہیں اس لئے ان پر جاسوس ہونے کا شبہ بہت کم گزرتا ہے ——— یہی قادیانی تھے جنہوں نے "دشمن چین بدبخت ہیزم کشت" کا فریضہ انجام دیا تا آنکہ آج لبنان

جل رہا ہے، بیروت کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا ہے ———— عربوں کو پہلے فلسطین کا مسئلہ پریشان کئے ہوئے ہوئے تھا اب لبنان کا مسئلہ مزید پریشان کن ہے۔ قادیانیوں نے لبنان میں خانہ جنگی کرا کے ایک طرف مغربی استعمار کی نمک حلالی کرتے ہوئے اسرائیل دوستی کو نبھایا تو دوسری طرف عربوں سے قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دینے کا انتقام لیا۔

کراچی کے حالات کے متعلق یہ بات زبان زدِ خاص و عام ہے کہ جب ویگن کے حادثے پر ہنگامے شروع ہوئے اور انہوں نے آدھی کراچی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تو اس وقت ایک گروہ جس کے پاس کار اور موٹر سائیکلیں تھیں دروغن چین بدبخت ہیزم کشست" کا فریضہ انجام دینے کے لئے مختلف طبقوں کے پاس گیا اور انہیں ایک دوسرے کے خلاف بھڑکا کر میدان میں لے آیا اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ ہم سب کے سامنے ہے۔

ہماری اطلاع کے مطابق کراچی میں ان ہنگاموں سے پہلے مبینہ طور پر قادیانیوں کا ایک خفیہ اجتماع ہو چکا ہے جس میں مرزائیوں کے سرکردہ حضرات کے علاوہ وہ تمام قادیانی آفیسر جو اندرون سندھ یا کراچی، ہیں مختلف محکموں کے اندر متقرر ہیں ایک دن کی اجتماعی چھٹی لے کر اس اجلاس میں شریک ہو چکے ہیں

یہ خفیہ اجلاس عین ان دنوں ہوا جب مرزا طاہر کی تشدد کے پرچار پر مبنی کیسٹیں لندن سے پاکستان پہنچ گیئں اور اخباروں میں مرزا طاہر کی وہ تقریر بھی شائع ہو گئی جس میں اس نے دھمکی دی تھی کہ

"یہاں (سندھ میں) افغانستان کے حالات پیدا ہو جائیں گے"

چنانچہ کراچی میں جو کچھ ہوا اور اندرون سندھ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ قادیانیوں کے طے شدہ پروگرام کا ایک حصہ ہے۔ جو مرزا طاہر کی درآمد شدہ کیسٹوں اور اس کی دھمکی کے بعد عمل میں لایا جا رہا ہے۔

یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ قادیانی جیسے لی لڑائی لڑنا چاہتے ہیں قادیانی جماعت کے مفرور "امام" مرزا طاہر ۹ر جولائی کو جمعہ کے موقعہ پر انتہائی پرجلال انداز میں کہہ چکے ہیں کہ

"ساری دنیا کی ساری طاقتیں بھی مل جائیں ان خزانوں کو اربوں سے ضرب دے لیں تب بھی اس روپیہ کو (جو قادیانی بجٹ کی صورت میں تیار کرتے ہیں) شکست نہیں دے سکتیں تب بھی وہ یہ روپیہ جیتے گا اس کے مقدر میں شکست نہیں"

(الفضل ربوہ ۱۲ر جولائی ۱۹۸۲ء بحوالہ الفضل ۲۱ جولائی ۱۹۸۲ء)

چنانچہ قادیانیوں نے آئندہ سال کے لئے ۲۵ر کروڑ روپے سے زائد کے بجٹ کا اعلان کیا ہے۔ آخر یہ روپیہ کہیں تو خرچ ہوگا؟

آجکل قادیانی کھلے عام اسلحہ لے کر پھر رہے ہیں؛ سکھر کے واقعہ میں انہوں نے دستی بم استعمال کئے جبیں فیصل آباد میں قادیانیوں کی اسلحہ ساز فیکٹری بھی پکڑی گئی ہے، وہ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو مسلح تربیت بھی دے رہے ہیں۔ یہ سب روپیہ کرا رہا ہے انہوں نے مسلمانوں کو شکست دینے کے لئے کروڑوں روپیہ جھونک دیا ہے

اندریں حالات ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ

- ———— قادیانی ملک میں ۲۵ر کروڑ روپیہ خرچ کر کے خانہ جنگی کا پروگرام بنا چکے ہیں۔
- ———— ٹیسٹ کیس کے طور پر وہ پہلے کراچی اور پھر سندھ میں حالات خراب کریں گے۔

باقی ص ۲۱ پر

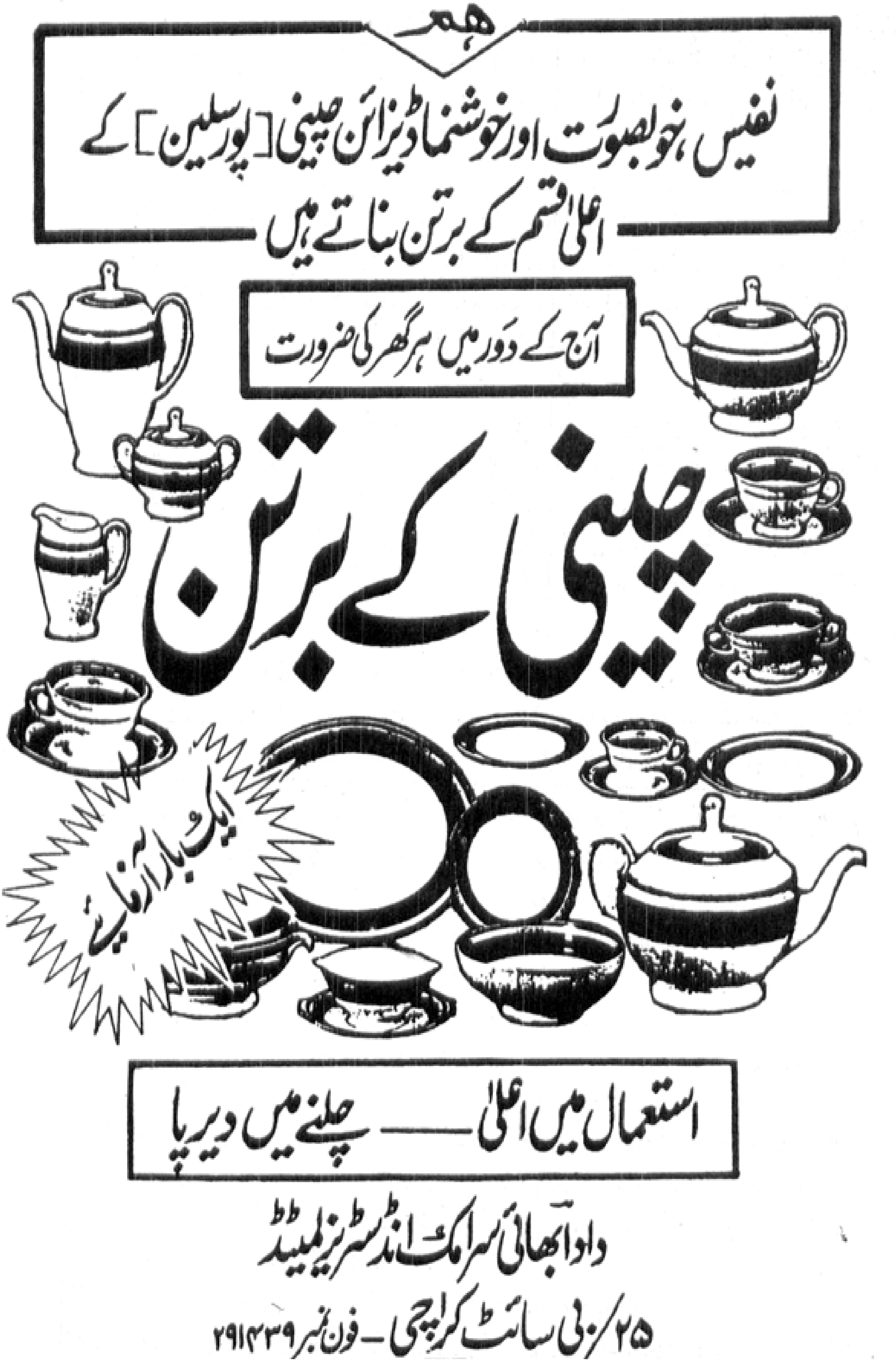
ہم
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی [پورسلین] کے
اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
آج کے دور میں ہر گھر کی ضرورت
چینی کے برتن
ایک بار آزمائیے
استعمال میں اعلیٰ —— چلنے میں دیرپا
دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ
۲۵/بی سائٹ کراچی — فون نمبر ۲۹۱۴۳۹

افغانستان میں

اسلامی طالبان کی تحریک

مولانا سعید احمد جلال پوری

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
یا بندۂ صحرائی یا مرد کوہستانی

افغانستان کی سرزمین کو خالق کائنات نے تکوینی طور پر ہمیشہ سے اسلامی تحریکوں کی قیادت اور اسلامی اقدار کی حفاظت کے لئے منتخب کیا ہے۔ اس خطہ کے لوگوں نے کسی بھی دور میں لادینیت کے اثرات کو نہ تو قبول کیا اور نہ ہی بے دین گروہ' افراد اور ملکی قیادت کو زیادہ دیر تک برداشت کیا۔ سلطان محمود غزنوی" اور احمد شاہ ابدالی اسی خطہ کے نامور مجاہد تھے جنہوں نے سومنات کے قلعہ سے لے کر مرہٹوں کی سرکوبی تک تمام مراحل میں مسلمانان ہند کی بروقت اور موثر امداد اور قیادت کی۔

بیسویں صدی کے شروع میں انگریز کے خود کاشتہ پودے اور صلیبی گماشتے مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا تو اپنی نام نہاد دعوت کو وسیع کرنے کی غرض سے اپنے ایک نمائندہ کو سرزمین افغانستان بھی بھیجا مگر وہاں نہ صرف ان کی دعوت پر کسی نے لبیک نہیں کہا بلکہ اس مرتد نمائندہ کو تہہ تیغ کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے افغانستان کی سرزمین کو اس شجرہ خبیثہ اور فتنہ ملعونہ سے محفوظ کرلیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک نہ صرف افغانستان بلکہ اس سے ملحق وسط ایشیا کی تمام ریاستوں میں قادیانی فتنہ کا نام و نشان تک نہیں ملتا۔ اگرچہ گزشتہ سالوں میں جب افغان جہاد کے ثمرہ میں روس کے تحلیل ہونے پر وسط ایشیا کی ریاستیں آزاد ہوئیں تو وہاں کے بھولے بھالے مخلص مسلمانوں کو اسلام کے نام پر قادیانیت کے دام تزویر میں پھانسنے کی کوشش کی گئی لیکن بحمد اللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بروقت اور موثر کارروائی اور تعاقب سے اسے ناکام بنادیا گیا۔

افغانستان کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ آج سے تقریباً" ڈیڑھ دو سو سال پہلے انگریزوں نے بھی اس سرزمین جہاد پر قبضہ اور تسلط حاصل کرنے کی غرض سے لشکر کشی کی تھی۔ مگر اس وقت بھی صلیبی حکمرانوں کو اسی طرح ذلت آمیز شکست کا سامنا ہوا جس طرح موجودہ دور کی سپرپاور روس تیرہ سالہ جہاد کے نتیجہ میں اپنے زخم چاٹنے پر مجبور ہوگئی۔ چنانچہ آج بھی قندھار کی فوجی چھاؤنی میں برطانیہ سے چھینا ہوا ڈیڑھ سو سالہ پرانا ٹینک صلیبی حکمرانوں کی شکست کی داستان عبرت کا منظر پیش کر رہا ہے۔

تاریخ نے اپنے آپ کو پھر دہرایا اور آج سے ۱۵ سال قبل روس جیسی سپرپاور صلیبی حکمرانوں کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے اور اپنے توسیع پسندانہ پروگرام کی تکمیل کی غرض سے طاقت و قوت کے نشہ میں مخمور یہاں کے برسراقتدار کمیونسٹ طبقہ کی مدد کے نام پر افغانستان میں داخل ہوگئی اور مسلمانوں پر وہ مظالم ڈھائے کہ تاریخ نے تاتاری صلیبی' نازی اور خشیشن کے مظالم کو پھر سے زندہ کردیا۔

کسی بھی بہو' بیٹی کی عزت محفوظ نہ رہی' عصمتیں تار تار کی گئیں' اموال لوٹے گئے' نمازوں پر پابندی لگائی گئی' مساجد کو مقفل کیا گیا' علماء کرام کو سرعام قتل کیا جانے لگا۔ دینی مدارس کو تہس نہس کیا گیا۔ غرضیکہ ظلم و بربریت اور رقص شیطانی کا کوئی ایسا منظر نہیں تھا جو پیش نہ کیا گیا ہو۔

ان حالات میں اس سرزمین نے اپنے باغیرت سپوتوں کو پکارا تو اللہ تعالیٰ نے علماء کی ایک مٹھی بھر جماعت کو اس تاریخ ساز جہاد کا ذریعہ بنایا جس نے اپنی تیرہ سالہ طویل جدوجہد سے نہ صرف روس کو اس سرزمین سے بھاگنے پر مجبور کردیا بلکہ امت کے لئے جہاد کی نئی راہیں کھول دیں اور اس گئے گزرے دور میں بھی یہ بات سمجھ میں آنے لگی کہ فتح و کامرانی کا انحصار صرف آلات حرب اور افرادی قوت یا اسباب کی فراوانی پر نہیں۔ بلکہ دین حق کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والوں کی کامیابی صرف اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد میں مضمر ہے۔ جیسا کہ شاعر مشرق علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

طالبان کی تحریک۔ محرکات و پس منظر!

جہاد افغانستان کی کامیابی' روس کی شکست اور وسط ایشیا کی مظلوم' و مقہور ریاستوں کی آزادی کے بعد کمیونسٹوں نے ایک نئی چال چلی اور وہ نہایت ہی عیاری سے جہاد افغانستان کے نتائج و ثمرات کو سبوتاژ کرنے کے لئے اپنے تربیت یافتہ ایجنٹ

حکومت میں داخل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ انہوں نے اسلام اور مجاہدین کے نام پر ایسے ایسے کردار ادا کئے جن کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں' انسانیت کا سر شرم سے جھک جاتا ہے اور درندگی منہ چھپاتی ہے۔ پوری دنیا میں جہاد اور مجاہدین کو بدنام کرنے کے لئے یہ "نادر" و "نفیس ترین" ہتھیار انہوں نے اس خوبصورتی سے استعمال کیا کہ خود مجاہدین' جہاد افغانستان کا نام لیتے ہوئے شرمانے لگے' ادھر اسلام دشمن قوتیں اپنی جگہ مسلمانوں کو بدنام کرنے میں اور زیادہ متحرک اور فعال ہوگئیں اور پوری دنیا کے نشریاتی اداروں کی توپوں کا رخ مجاہدین کی طرف کردیا گیا۔ دوسری جانب وہ حضرات تھے جنہوں نے ۱۳ سالہ جہاد میں ۱۵ لاکھ مسلمانوں کی جانوں کی قربانی محض اس جذبہ سے پیش کی تھی کہ اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام ہونا چاہئے۔ مگر یہاں تو تصویر کا رخ ہی دوسرا تھا۔ اسلام کے نام پر کفر کی' عدل کے نام پر ظلم کی مجاہدین کے نام پر کیمونسٹوں کی حکمرانی تھی اور مسلمانوں کو اسلام اور جہاد کا نام لینے کی سزا دی جارہی تھی۔ ان پر مظالم کے ایسے ایسے پہاڑ توڑے جارہے تھے کہ لوگ سابقہ خالص کیمونسٹ حکومت کی درندگی بھول گئے۔

ان حالات میں اللہ کے بندوں کی ایک مختصر سی جماعت' جو گزشتہ ۱۳ سالہ جہاد میں اپنے کارکنوں کا نذرانہ پیش کرتی آرہی تھی' اپنے بچے کھچے کارکنوں کا معمولی اثاثہ لے کر میدان میں کود گئی۔ اور یہ طے کیا کہ سب سے پہلے اسپین بولدک سے قندھار تک کی ۲۵ زنجیروں' اور نارچ سیلوں کو ختم کیا جائے۔

چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے ساٹھ نفوس پر مشتمل ابابیلوں کے اس غول نے ایک ہی دن میں اسپین بولدک سے قندھار تک کی تمام چوکیاں خالی کرالیں۔ سابقہ حکومت کے مظالم سے تنگ مقامی آبادی نے بھرپور ساتھ دیا اور یوں یہ تحریک' طالبان کی تحریک کے نام سے مشہور ہوگئی اور ملک بھر کے علماء اور طلباء ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے اور نفاذ اسلام کے منشور و اعلان کے باعث اس تحریک کو جو قبول عام نصیب ہوا اس کی مثال نہیں۔ چنانچہ بہت ہی قلیل عرصہ میں افغانستان کے ۱۳ صوبوں میں ان کی حکومت قائم ہوگئی۔

طالبان کی تحریک اور بین الاقوامی پروپیگنڈہ

اسلام دشمن قوتوں کو ہر اس تحریک اور جماعت کے نام سے عداوت ہے جس میں اسلام یا اسلامی نظام کے نفاذ کا امکانی شائبہ یا خدشہ ہو۔ چنانچہ بین الاقوامی میڈیا نے جو عموماً انہیں طاقتوں کے اشارہ ابروٗ چشم پر ناچتا جاتا ہے۔ یہ پروپیگنڈا کیا کہ یہ تحریک اسلامی تحریک نہیں' اس تحریک کے لیڈر بے دین ہیں' کیمونسٹ ہیں' امریکی ایجنٹ اور یہودی لابی کے آلہ کار ہیں' وغیرہ وغیرہ۔

ان بین الاقوامی نشریات سے متاثر ہو کر طالبان کی تحریک کے بارہ میں عام فضاء تقریباً مشکوک سی ہوگئی' خود راقم الحروف بھی انہیں متاثرین میں سے تھا۔

حسن اتفاق کہ حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی زید لطفہ' برادر مکرم جناب مولانا محمد جمیل خان صاحب اور جناب مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب نے متفقہ طور پر طے کیا کہ تمہیں قندھار جانا ہے اور وہاں کے حالات کو بچشم خود ملاحظہ کرنا ہے۔ میں نے "شنیدہ کے بود مانند دیدہ" کے تحت حقائق سے آگاہی کے فلسفہ کے تحت حامی بھرلی۔

کوئٹہ سے قندہار تک:

۵ جولائی ۱۹۹۵ء صبح ۶ بجے طالبان کے نمائندوں جناب مولانا عبدالغنی سابق گورنر زابل اور جناب مولانا عبدالحکیم منیب سابق وزیر اطلاعات و موجودہ رکن مجلس شوریٰ کی راہ نمائی اور مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب کی سربراہی میں ہمارا پندرہ رکنی وفد روانہ ہوا تقریباً ۸ بجے کوئٹہ ایئرپورٹ پر طالبان کے مقامی نمائندے وفد کے استقبال کے لئے موجود تھے' ایئرپورٹ سے وفد کے ارکان مختلف گاڑیوں میں تقسیم کردیئے گئے' کوئٹہ شہر کی چمن سوسائٹی کے ایک مکان میں مختصر سے ناشتہ کے بعد انہیں گاڑیوں کے ذریعہ ہمارا قافلہ عازم قندہار ہوا' کوئٹہ سے چمن اور وہاں سے افغانستان کی سرحد میں داخل ہوئے تو ہمارے لئے عجیب و غریب لیکن نہایت ہی دل کش منظر دیکھنے میں آیا کہ توپوں' گنوں اور کلاشنکوفوں کی گھن گرج میں قافلہ کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ بازار کے دونوں طرف جوان' بچے اور بوڑھے نہایت ہی شوق' ولولے اور جذبہ محبت سے سرشار اپنی اپنی دوکانوں سے باہر نکل کر نعرہ تکبیر اللہ اکبر کی گونج میں اپنے اخلاص و محبت کا اظہار کر رہے تھے۔ اس دن شدت سے یہ احساس ہوا کہ بلاشبہ اسلام اور دین کا رشتہ تمام رشتوں سے زیادہ مضبوط اور قوی ہے۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر اور توپوں کی پرکیف گھن گرج نے ماحول میں ایک عجیب سا ارتعاش اور جذبات میں تلاطم پیدا کردیا۔ دوسری طرف ایک آزاد اسلامی حکومت و ریاست کے تصور سے معمور دل و دماغ اسلامی ریاست کے خدوخال' اسلامی قوانین اور مسلمانوں کے عہد حکمرانی سے ہوتا ہوا ۱۴ سو سال پیچھے چلا گیا۔ اسی تاریخی سفر میں مصروف تھا کہ ایک دم ہماری گاڑی کا رخ بدل گیا۔ یعنی اب تک جو بائیں رخ پر چل رہی تھی وہ ایک دم دائیں رخ پر چلنے لگی۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد ایک مختصر سی آبادی نظر آئی وہاں پہنچنے پر ایک بار پھر ہمارا پرجوش استقبال کیا گیا اور گاڑی سڑک سے اتر کر ایک وسیع مگر قدیم طرز کی سادہ سی عمارت کے صحن میں روک دی گئی۔ وہاں اچھی خاصی مقدار میں سایہ دار درخت' بہترین گھاس اور مواصلاتی نظام کے ایریل بھی نظر آئے۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ افغانستان کی پاکستانی باڈر سے قریب ترین فوجی چھاؤنی اسپین بولدک ہے۔ غالباً پہلے سے یہاں ہمارے رکنے اور کھانے کا نظم طے تھا چنانچہ یہاں کے ذمہ دار حضرات سے ملاقات ہوئی' کھانا کھایا نماز ظہر مسجد ہی میں باجماعت ادا کی۔ مسجد اچھی خاصی وسیع تھی مگر اینٹ گارے سے تعمیر شدہ

تھی۔ مسجد ہی میں یہ اعلان بھی پڑھنے کو ملا کہ:

"امام صاحب سے درخواست ہے کہ وہ طالبان کی طرف سے لوگوں کو باور کرائیں کہ پنج وقتہ نماز باجماعت ادا کریں اور اپنے بچوں کو دین اور قرآن کی تعلیم کے لئے مسجد میں بھیجیں جو شخص اس کی خلاف ورزی کا مرتکب پایا گیا اسے سخت سزا دی جائے گی۔ اور وہ کسی رعایت کا مستحق نہیں ہوگا۔"

اسلامی قانون اور طالبان کے اخلاص کی برکت ہے کہ ماشاء اللہ نماز کے وقت کوئی شخص جماعت سے پیچھے نہیں رہتا۔

ظہر کے بعد ہمارا قافلہ قندھار کے لئے روانہ ہوا راستہ میں کئی جگہ ہرے بھرے کھیت اور گندم کی تیار اور کٹی ہوئی فصلیں اور دو ایک جگہ ٹیوب ویل بھی نظر آئے' سڑک جگہ جگہ ٹوٹی ہوئی اور نہایت ہی خستہ حال تھی۔ معلوم ہوا کہ گزشتہ ۱۳ سال سے حالت جنگ کے باعث اس کی مرمت نہیں ہوئی۔ راستہ میں صحرا اور فلک بوس پہاڑوں میں کہیں کہیں چند گھروں پر مشتمل گاؤں بھی دکھائی دیئے۔ بیشتر مقامات پر بھیڑ' بکری اور پہاڑی دنبوں کے ریوڑ بھی نظر آئے اور ایک آدھ جگہ اونٹوں کا گلہ بھی دکھائی دیا۔ قندھار کے قریب البتہ آبادی کا تناسب بڑھ گیا۔ راستہ بھر ہمارے رہبروں نے ہمیں مختلف مقامات پر چھوٹے چھوٹے جھونپڑے نما پتھروں سے بنے وہ ہٹ بھی دکھلائے جو سابقہ حکومت کے دور میں کمیونسٹوں کے ظلم و ستم کے اڈے یا ٹارچل سیل تھے جنہیں وہاں کی زبان میں "زنجیر" کہا جاتا ہے۔ زنجیر کی تعریف و تفصیل بتلاتے ہوئے ایک رہبر نے بتلایا کہ یہ دراصل ان کی وہ چوکیاں تھیں جن سے اس روڈ پر گزرنے والا کوئی قافلہ 'بس' ٹرک' ویگن یا کوئی دوسرا تجارتی مال ٹیکس ادا کئے بغیر نہیں گزر سکتا تھا۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ چوکی والوں کو سارا مال پسند آگیا یا قافلہ میں سے کوئی عورت پسند آگئی تو مجال نہیں کہ وہ آگے جا سکے۔ جہاں تک ٹیکس کا تعلق ہے اس کا کوئی پیمانہ نہیں تھا کہ کتنا مال پر کتنے فیصد ہوگا۔ بس جو منہ سے نکل دیا وہ حرف آخر ہے اور اسے ہر حال میں ادا کرنا ہے۔ اسپین بولدک سے قندھار تک اس طرح کی ۲۵ چوکیاں تھیں جن میں سے اب کوئی بھی باقی نہیں رہی۔

مغرب کے وقت ہم قندھار میں داخل ہوئے اور اس کی پہلی چوکی پر اتر کر ہم نے نماز ادا کی۔ ہمارے قافلہ کو سیدھا والی قندھار کی رہائش گاہ یعنی گورنر ہاؤس لے جایا گیا۔ شہر بھر میں تاریکی تھی۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ ۱۳ سالہ جنگ کے باعث شہر کی الیکٹرک سٹی بے حد متاثر ہوئی ہے۔

رات وہاں قیام رہا صبح طالبان کے اکابر راہ نماؤں اور شوریٰ کے ارکان سے ملاقاتیں ہوئیں۔ زندگی میں پہلی بار یہ منظر دیکھا کہ ۱۳ صوبوں کے سربراہ بغیر کسی پروٹوکول اور آداب شاہی کے ہمارے درمیان اس سادگی سے بیٹھے تھے کہ باہر سے آنے والے کے لئے یہ امتیاز کرنا مشکل تھا کہ ان میں بڑا کون ہے اور چھوٹا کون؟ حتیٰ کہ اس پوری دربار شاہی میں راعی اور رعایہ کا کوئی فرق نہیں تھا۔

اس ملاقات میں بہت سے اشکالات ختم ہوئے۔ مغربی میڈیا کے پروپیگنڈا کی اڑائی ہوئی دھول فرو ہوئی اور حقائق کا خوبصورت چہرہ نکھر کر سامنے آیا۔ اس خوشگوار ماحول میں دن بیت گیا اور پتہ چلا کہ کل صبح ہمیں قاضی القضاۃ اور عدلیہ و انتظامیہ کے افسران ملاقات اور عدالتی نظام کا مشاہدہ کرنا ہے۔ دوسرے دن ہمیں بازار کی سیر کرائی گئی' فوجی چھاؤنی کا معائنہ کرایا گیا۔ قاضی القضاۃ جناب ملا محمد پاسانی سے ملاقات ہوئی جو نہایت پختہ کار عالم اور لایخاف لومۃ لائم کی سچی تصویر ہیں' عدالتی طریقہ کار کے سلسلہ میں انہوں نے بتلایا کہ ہمارے ہاں مدعی اور مدعی علیہ دونوں براہ راست قاضی کے سامنے پیش ہو کر اپنا مسئلہ پیش کرتے ہیں انہیں نہ تو کسی وکیل کی بھاری فیس برداشت کرنا پڑتی ہے اور نہ کسی عرضی نویس سے مقامی زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان میں درخواست لکھوانے کی ضرورت۔

قندھار اسمبلی ہال کا مشاہدہ بھی کرایا گیا جس میں سربراہ مملکت بیٹھ کر براہ راست عوام کے مسائل سنتے اور نمٹاتے ہیں۔

ماضی اور حال کا قندھار

قندھار جو کسی دور میں دنیا کا ترقی یافتہ شہر اور نئی تہذیب کا گہوارہ شمار ہوتا تھا۔ آج وہ شکستگی اور سادگی کا نمونہ پیش کر رہا تھا۔ جس میں اسلامی نظام کی برکات نمایاں طور پر محسوس ہو رہی تھیں۔

قندھار اور اس کے اطراف میں تین دن تک قیام رہا مگر کہیں کسی عورت کو بے پردہ نہیں دیکھا' نہ کسی جگہ کوئی تصویر دیکھنے میں آئی حتیٰ کہ فوٹو اسٹوڈیو پر بھی کسی جاندار کی کوئی تصویر دکھائی نہیں دی۔ اسی طرح کوئی مسلمان بغیر داڑھی کے نظر نہیں آیا۔ ہمیں بتلایا گیا کہ تینوں چیزیں یہاں ممنوع ہیں۔ شرعی قوانین کی تنفیذ کے بعد اس پر عمل در آمد کرانے کے لئے باقاعدہ ایک عملہ مامور ہے جس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس قسم کے افراد پر کڑی نظر رکھے۔ چنانچہ عملہ کے افراد اس کی کڑی نگرانی کرتے ہیں۔ اگر کوئی فرد اس کی خلاف ورزی کا مرتکب پایا جائے تو اسے تنبیہ کی جاتی ہے اور اصلاح کا موقع دیا جاتا ہے۔ مسلسل خلاف ورزی کی صورت میں شرعی سزا کا نفاذ کیا جاتا ہے۔

سربراہ مملکت اور ارکان شوریٰ سے ملاقات

ہمارے ساتھیوں نے ارکان شوریٰ اور سربراہ مملکت سے مختلف سوالات کئے ان حضرات نے اس تحریک سے متعلق جو جوابات دیئے اس کا خلاصہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے

سربراہ مملکت

ملا محمد عمر۔ عمر تقریباً" ۳۵ سال' خوبصورت' سرخ و سفید' تقریباً" چھ فٹ قد کی درمیانی جسامت کی اس شخصیت سے مل کر ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نورانی مخلوق کے نازک و نفیس' شرافت و نجابت کے

پتلے' شرم و حیا کی تصویر' زیرکی و دانشمندی کے مجسمے سے ہم کلام ہو رہے ہوں۔ مولانا کو اللہ تعالیٰ نے علم و عمل کی دولت سے نوازا ہے۔ تحریک کے سلسلے میں ان کے تاثرات کچھ یوں تھے:

سوال :۔ طالبان کی تحریک کا شروع میں جس تیزی سے فتوحات نے استقبال کیا' اب اس میں اس قدر توقف اور یا تعطل کے کیا اسباب ہیں؟

جواب :۔ بلاشبہ طالبان کو ابتدائی طور پر بہت تھوڑے عرصہ میں زیادہ کامیابی نصیب ہوئی ہے لیکن موجودہ توقف یا تعطل سے بھی ہمیں دل برداشتہ نہیں ہونا چاہئے اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکمت ہوگی۔ اس لئے کہ خود آنحضرت ﷺ کو بھی بعض اوقات ایسے حالات سے سابقہ پڑا' حتیٰ کہ ظاہری شکست کی سی حالت بھی پیش آئی۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہم سے کوئی ایسی کوتاہی سرزد ہو گئی ہو جس کے سبب نصرت الٰہی رک گئی ہو مثلاً" عجب' غرور' تکبر اور نیت میں فتور وغیرہ جس کے باعث یہ صورت حال پیش آگئی ہو۔

سوال :۔ اگر احمد شاہ مسعود اور ربانی وغیرہ آپ کے ساتھ تعاون کا ہاتھ بڑھائیں تو آپ کا کیا طرز عمل ہو گا؟

جواب :۔ افغانستان میں ہمارے دو ہدف ہیں ایک تو ملک میں قیام امن اور دوسرا شریعت کا نفاذ۔ اگر اس مقصد کے لئے کوئی ہمارے ساتھ صحیح اسلامی جذبہ سے تعاون کرے تو ہمیں کوئی اشکال نہیں بلکہ ہم ایسے لوگوں کو خوش آمدید کہیں گے۔

سوال :۔ ربانی اور احمد شاہ مسعود کی طالبان کے خلاف جنگ اور ہٹ دھرمی کے کیا وجوہات ہیں؟

جواب :۔ ربانی اور احمد شاہ مسعود طالبان سے جنگ میں اپنی حیات اور بقاء سمجھتے ہیں اس لئے کہ:

١..... ان دونوں کو افغان قوم سے کوئی دلچسپی نہیں اگر انہیں کوئی دلچسپی ہے تو صرف یہ کہ ان کی کرسی محفوظ رہنی چاہئے خواہ اس کے لئے ملک و قوم کا کتنا بڑا نقصان ہی کیوں نہ ہو جائے۔

٢..... ان کے جرائم بہت زیادہ ہیں اگر وہ جنگ چھوڑ کر اپنے آپ کو طالبان کے حوالہ کر دیں تو انہیں بہرحال جواب وہ ہونا پڑے گا اور یقیناً" وہ سزا سے نہیں بچ سکیں گے۔ اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ جنگ چلتی رہے اور وہ اس کے دامن میں محفوظ رہیں۔

نائب سربراہ مملکت

ملا محمد ربانی : عمر تقریباً" ۲۵ سال۔ نہایت بارعب خوبصورت مگر چاک و چوبند تقریباً" ساڑھے چھ فٹ کے اس نوجوان سے ملاقات ہوئی تو وفد کے ارکان میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا۔ جو ان کی شخصیت' سنجیدگی' متانت اور وقار و ملنساری سے متاثر نہ ہوا ہو۔

تحریک طالبان کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے نہایت مختصر اور نپے تلے الفاظ میں انہوں نے جو کچھ ارشاد فرمایا وہ انہیں کی زبانی درج کیا جاتا ہے:

" ہر مسلمان کا دینی' ملی اور اخلاقی فرض ہے کہ وہ اپنے دین' مذہب اور شریعت کی تنفیذ کی کوشش کرے' اور اس پر اپنی صلاحیت صرف کرے اور دوسرے مسلمانوں کو اس کی برکات سے آگاہ کرے اور مسلمانوں کو طاغوتی قوتوں کے جبر و استبداد کے چنگل سے چھڑانے کی ممکنہ کوشش کرے۔ یہی وہ جذبہ اور احساس ذمہ داری تھا جس کے باعث ہم نہایت بے بضاعتی اور نامساعد حالات میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ کیونکہ خود اسی شہر قندہار کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جانے کے لئے بھی کئی چوکیاں تھیں اور ان میں ہر ایک پر بھاری رقم بطور ٹیکس ادا کرنا پڑتی تھی۔ کسی کی جان و مال اور عزت تک محفوظ نہیں تھی۔ مسلمانوں کو اس عذاب سے بچانے اور نفاذ اسلام کے لئے یہ تحریک اٹھائی گئی۔

بحمد اللہ اس کے علاوہ ہمارے دوسرے کوئی مقاصد نہ تھے اور نہ ہیں۔ ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ حضرات ہمارے دکھ درد میں شریک ہوئے ہیں۔ ہم

باقی ص ۲۱ پر

اکابر علماء دیوبند' مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی و دیگر قائدین سپاہ صحابہؓ کی نظریاتی اور دینی و علمی کتب کا وہ مرکز جسکے آپ عرصہ سے منتظر تھے

سپاہ صحابہؓ' سپاہ صحابہ سٹوڈنٹس کے بیجز' سٹکرز' کی رِنگ' لٹریچر' دستور' منشور' ٹیلیفون انڈکس' بال پوائنٹ جھنڈے' عید کارڈ' لفافے' آئڈنٹی کارڈ کور' شیشہ سٹکر' ٹوپی بیج' سٹیل بیج' کاپی کور' لیٹر پیڈ' تصاویر مولانا حق نواز جھنگوی' ضیاء الرحمٰن فاروقی' اعظم طارق تھوک و پرچون خرید فرمائیں

ہر قسم کی تقاریر کیسٹیں اور ویڈیو کیسٹیں دستیاب ہیں نیز مدارس عربیہ کی رسید بکس' پمفلٹ' اشتہارات اور ہر قسم کی اعلیٰ طباعت کا مرکز

نئے سال کے موقع پر سپاہ صحابہؓ کی ڈائری' کیلنڈر' پاکٹ کیلنڈر

مکتبۃ الجمعیۃ

امین بازار سرگودھا فون ۷۲۲۶۷۴

عظمت کعبہ

قرآن مجید اور صحف سابقہ کی روشنی میں

تمہید

ان اول بیت وضع للناس ببکتہ مبارکا وھدی للعالمین فیہ آیات بینت مقام ابراہیم و من دخلہ کان امنا' وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا و من کفر فان اللہ غنی عن العالمین (آل عمران ۹۵)

ترجمہ :۔ بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے واسطے برائے عبادت و زیارت) مقرر ہوا البتہ وہ ہے جو مکہ مکرمہ میں واقع ہے۔ برکت والا اور تمام جہان والوں کے لئے مرکز ہدایت اس میں کئی واضح نشانیاں (قدرت الٰہی کی) ہیں جیسے مقام ابراہیم' اور جو کوئی اس میں داخل ہو گیا تو وہ امن میں آ گیا۔ اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے اس گھر کا حج کرنا جو کوئی اس تک راستہ چلنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ اور جو نہ مانے تو اللہ کریم تمام جہان والوں سے بے نیاز ہے۔ (سب کی اطاعت یا سب کی نافرمانی سے اس کی عظمت میں کوئی فرق نہیں آتا۔)

ابتدائے تعمیر و ادائے حقوق

واذبواء نا لابراھیم مکان البیت ان لاتشرک بہ شیاء وطھر بیتی للطائفین والقائمین والرکع السجود (الحج ۲۶)

ترجمہ :۔ اور جبکہ ہم نے حضرت ابراہیم کو بیت اللہ کی جگہ مقرر کر دی (اور مزید فرمایا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے اس گھر کو طواف کرنے والوں' قیام اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھنا۔

مرحلہ تعمیر

واذیرفع ابراھیم القواعد من البیت و اسمٰعیل' ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم (۱۲۷:۲)

ترجمہ :اور جبکہ حضرت ابراہیم بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے نیز ساتھ ہی اسمٰعیل بھی' (پھر دونوں یہ دعا مانگ رہے تھے) اے ہمارے پروردگار ہم سے یہ خدمت قبول فرما بے شک تو ہی خوب سننے والا جاننے والا ہے۔

بیت اللہ کی آباد کاری کے لئے دعائے خلیل

واذقال ابراھیم رب اجعل ھذا البلد آمنا وارزق اھلہ من الثمرات (۱۲۶:۲)

ترجمہ :۔ اور جبکہ حضرت ابراہیم التجا کر رہے تھے اے میرے رب کریم اس بستی کو امن والا شہر بنانا اور اس کے باسیوں کو پھلوں کی روزی عنایت فرمانا۔

متولیان کعبہ۔ خاتم الانبیاء ﷺ اور صحابہؓ کیلئے التجا آرزو

ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک' وارنا مناسکنا و تب علینا انک انت التواب الرحیم ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتک ویعلمھم الکتاب و الحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم (البقرہ آیت ۱۲۸'۱۲۹)

ترجمہ :۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں اپنا ہی فرماں بردار رکھنا نیز ہماری اولاد سے بھی ایک ممتاز فرماں بردار جماعت پیدا کرنا۔ اور ہمیں عبادت کے طریقے تعلیم فرما اور ہم پر نظر کرم فرماتے رہنا بلاشبہ تو ہی نظر کرم فرمانے والا رحم کرنے والا ہے۔

اے ہمارے رب کریم اور ان لوگوں میں وہ رسول معظم (ﷺ) معبوث فرمانا جو ان پر تیرے کلام کی آیات تلاوت کرے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم ارشاد فرمائے اور ان کے ظاہر و باطن کی آراستگی فرمائے بلاشبہ تو ہی زبردست حکمتوں والا ہے۔

تحفظ کعبہ کی التجاء

واذقال ابراہیم رب اجعل ھذا البلد آمنا واجنبنی وبنی ان نعبدو الاصنام (۳۵:۱۴)

اور جبکہ حضرت خلیل التجا کر رہے تھے کہ اے میرے پروردگا اس بستی کو امن کا گہوارہ بنانا نیز مجھے اور میری نسل کو بت پرستی سے محفوظ رکھنا۔

دعائے امن و حفاظت اور خوشحالی

ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی ذرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلاۃ فا جعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون۔ (ابراہیم ۳۶)

ترجمہ :اے میرے پالنہار میں اپنی کچھ اولاد (حضرت اسمٰعیل بمع ہاجرہ) تیرے حرم محترم کے پاس غیر آباد وادی میں بسا رہا ہوں اے میرے رب کریم تاکہ یہ

تیری بندگی پر کاربند ہوں تو کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل فرمادے نیز ان کو پھلوں کی روزی عنایت فرمانا تاکہ یہ شکرگزار بنے رہیں۔

تعمیر کعبہ کے بعد

وأذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق۔ (الحج ۲۷)

ترجمہ: اور لوگوں میں حج کا اعلان کردیجئے تو وہ تیرے پاس آئیں گے پیدل اور ہر دبلی پتلی اونٹنیوں پر دوردراز سے سوار ہوکر آئیں گے۔

حقوق کعبہ

وعہدنا الی ابراھیم و اسمعیل ان طھرا بیتی للطائفین و العاکفین والرکع السجود۔ (۲:۱۲۵)

کہ تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں۔ اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجود کرنے والوں کیلئے پاک صاف رکھنا۔

کعبہ مرکز امن وسلامتی

جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاما للناس والشھر الحرام والھدی والقلائد۔ (۵:۹۷)

ترجمہ: اللہ تعالی نے کعبہ کو جو بیت محترم ہے لوگوں کے لئے قیام کا باعث بنادیا ہے۔ اور بزرگی والے مہینوں کو اور اس کی قربانی کو اور جن کے گلے میں پٹہ دیا گیا ہو۔ (یعنی جو خانہ کعبہ کی طرف قربانی کے جانور آویں ان سب کو قابل احترام بنادیا ہے)

واذجعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی۔

ترجمہ: اور جبکہ ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لئے مرکز اور جائے امن بنادیا۔ اور تم مقام ابراہیم نماز کی جگہ مقرر کرلو۔

اولم یروا انا جعلنا حرما آمنا ویتخطف الناس من حولھم افبا الباطل یومنون و بنعمۃ اللہ یکفرون۔ (۲۹:۶۷)

ترجمہ: کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے اسے پرامن حرم بنادیا ہے جبکہ اس کے اردگرد سے لوگ لپکے جاتے ہیں کیا یہ باطل پر یقین رکھتے ہیں اور خدا کی اس نعمت کا انکار کرتے ہیں۔

اولم نمکن لھم حرما آمنا یجبی الیہ ثمرات کل شئی رزقا من لدنا۔ ولکن اکثرھم لایعلمون۔ (القصص ۵۷)

ترجمہ: کیا ہم نے انہیں امن والے حرم میں سکونت نہیں بخشی۔ جہاں ہماری جناب سے ہر قسم کے پھل چاردانگ عالم سے کھنچے چلے آتے ہیں۔

کعبہ اور امت مسلمہ

وکذالک جعلنکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا وما جعلنا القبلۃ التی کنت علیھا الا لنعلم من یتبع الرسول ممن ینقلب علی عقبیہ (البقرہ ۱۴۳)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تمہیں درمیانی اور معتدل امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور خدا کے رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہوں۔ اور ہم نے وہ قبلہ جس پر آپ کاربند ہیں اس لئے مقرر کیا تاکہ جان لیں کہ کون رسول (ﷺ) کی پیروی کرتا ہے اور کون پچھلے قدموں واپس پلٹ جاتا ہے۔

حقوق وآداب کعبہ برامت مرحومہ

یا ایھا الذین آمنوا انما المشرکون نجس فلایقربوا المسجد الحرام بعدعامھم ھذا۔ (۹ : ۲۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! بیشک مشرک ناپاک ہیں سو یہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس بھی نہ آنے پائیں۔

ومن یرد فیہ بالحاد نذقہ من عذاب الیم۔

ترجمہ۔ اور جو شخص اس کعبہ میں ٹیڑھا راستہ اختیار کرے گا تو ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

حفاظت کعبہ

الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل

ترجمہ۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تیرے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔

ملاحظہ فرمائیں کہ ابتداء سے لے کر آخر تک کیسی وضاحت سے تمام امور کو اصولی طور پر بیان فرمایا گیا ہے اور آئندہ قیامت تک اس کے بقاء و تحفظ اور عظمت و تکریم کا اعلان فرمایا۔ اب اس کے بعد کتب سابقہ (بائبل) سے عظمت کعبہ کی تفصیلات سماعت فرمائیں۔

عظمت کعبہ اور بائبل

قرآن مجید سابقہ تعلیمات الہی (توراۃ، زبور، انجیل وغیرہ) کی تکمیلی صورت ہے اس لئے ہر دو مجموعہ ہائے تعلیمات الہی باہم مربوط اور ایک دوسرے کے موءید ہیں۔ جیسے قرآن مجید میں سابقہ کتب کا حوالہ نام بنام اور اجمالی طور پر بکثرت مذکور ہے اسی طرح سابقہ کتب میں اس قرآن مجید اور دیگر متعلقات قرآن (صاحب، قرآن۔ خانہ کعبہ وغیرہ) کا ذکر بھی متعدد مقامات پر آیا ہے۔

ذیل میں آپ زیر بحث "عظمت کعبہ" کے متعلق کتب سابقہ کے مندرجات ملاحظہ فرمایئے۔

نمبر ا۔ اٹھ منور ہو کیونکہ تیرا نور (نبی آخرالزمان ﷺ) آگیا اور خداوند کا جلال تجھ پر ظاہر ہوا کیونکہ دیکھ تاریکی زمین پر چھا جائے گی اور تیرگی امتوں پر۔ لیکن خدا تجھ پر طالع ہوگا اور اس کا جلال تجھ پر نمایاں ہوگا اور قومیں تیری روشنی کی طرف آئیں گی (دیکھئے اوپر آیت نمبر ۱۰ و ۱۱) اور سلاطین تیری طلوع کی تجلی میں چلیں گے اپنی آنکھیں اٹھاکر چاروں طرف دیکھ وہ سب کے سب اکٹھے ہوتے ہیں اور تیرے پاس آتے ہیں (سب ہی حج و عمرہ کا شرف حاصل کرتے ہیں) تیرے بیٹے دور سے آئیں گے اور تیری بیٹیوں کو گود میں اٹھاکر لائیں گے تب تو دیکھے گی اور منور ہوگی ہاں تیرا دل اچھلے گا اور کشادہ ہوگا کیونکہ سمندر کی فراوانی تیری

طرف پھیلے گی اور قوموں کی دولت تیرے پاس فراہم ہوگی اونٹوں کی قطاریں اور مدیان اور عیفہ کی سانڈھنیاں آکر تیرے گرد بیشمار ہوں گی وہ سب سبا (یمن) سے آئیں گے سونا اور لوبان لائیں گے اور خداوند کی حمد (اللھم لبیک لبیک کی پکار) کا اعلان کریں گے قیدار (ساکنین مکہ) کی سب بھیڑیں تیرے پاس جمع ہوں گی بنایوت کے مینڈھے تیری خدمت میں حاضر ہوں گے وہ میرے مذبح (مقام منیٰ) پر مقبول ہوں گے اور میں اپنی شوکت کے گھر کو جلال بخشوں گا (موجودہ حالات) یہ کون ہیں جو بادل کی طرح اڑے چلے آتے ہیں (ہوائی جہاز اور طیارے) حاجیوں کو لے کر) اور جیسے کبوتر اپنی کابک کیطرف۔ (کتاب یسعیاہ باب ۶۰)

ملاحظہ فرمایئے اس اقتباس سے کتنی وضاحت سے حرم کا نقشہ اور حالات و ماحول واضح کیا گیا ہے قبل از خاتم الانبیاء ہر طرف گمراہی اور ضلالت کا اندھیرا تھا خود خانہ کعبہ بت کدہ بنادیا گیا تھا مگر جب رحمت عالم ﷺ تشریف لائے تو ہر طرف نور ہی نور پھیل گیا۔ خانہ کعبہ بت کدہ کی بجائے خدا کی توحید عظمت و جلال کا مرکز و منبع بن گیا چار دانگ عالم سے لوگ پیدل اور اونٹوں پر سوار ہو کر اس عظیم گھر کے طواف و زیارت سے بہرور ہوتے تھے اور آج کبوتروں کی مانند طیاروں پر سوار ہو کر مرد و زن اس معظم گھر کی طرف اڈے چلے آتے ہیں ہر طرف خدا کی حمد و ثنا کی گونج سے کائنات منور ہو رہی ہے۔ خدا کی عظمت و جلال کی بہار کائنات کے ذرے ذرے کو مہکا رہی ہے۔ ایسا ماحول اور فضا کائنات میں نہ کبھی وقوع پذیر ہوئے تھے اور نہ ہی آئندہ کسی اور موقع پر ہوں گی۔ دسویں ذوالحجہ کو خدا کا مذبح یعنی میدان منیٰ اونٹ بکرے اور بچھڑوں کی قربانیوں سے رنگین ہو رہا ہوتا ہے ایسی فضا پر خدا کا عظیم گھر کس قدر پر جلال ہوگا کس قدر خوش ہوتا ہوگا۔

نمبر ۲۔ جاگ جاگ اے میون اپنی شوکت سے ملبس ہو اے یروشلم مقدس شہر اپنا خوشنما لباس پہن لے کیونکہ آگے کو کوئی نامختون یا ناپاک تجھ میں کبھی داخل نہ ہوگا۔ اپنے اوپر سے گرد جھاڑ دے۔

(کتاب مذکورہ بالا۔ یسعیاہ باب ۵۲ آیت ۱، ۲)

میتون سے مراد خانہ کعبہ ہے اگرچہ اگلے جملہ میں یروشلم کا لفظ درج ہے مگر عام ذکر کردہ علامات سے مراد اور ان کا مصداق صرف کعبۃ اللہ ہی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ آگے لکھا ہے "آگے کو کوئی نامختو (جس کا ختنہ نہ ہوا ہو) یا ناپاک تجھ میں کبھی داخل نہ ہو سکے گا۔"

یہ علامات صرف اور صرف خانہ کعبہ کے ساتھ ہی وابستہ ہو سکتی ہیں کیونکہ ہیکل سلیمانی تو ۷۰ء میں ختم ہو گئی تو اس میں نامختون یا ناپاک کے داخلہ یا عدم داخلہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ادھر مسیحی حضرات تو ختنہ کے سرے سے ہی منکر ہیں یہ تو سب کے سب بوجہ نامختون ہونے کے اس سے بے دخل ہوں گے ان کا اس میون کیساتھ تو کیا تعلق ہے؟

لہٰذا سو فیصد یہ خانہ کعبہ ہی ہے جس کے متعلق کلام الٰہی آج بھی ببانگ دہل اعلان کر رہا ہے

انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا۔

(التوبہ)

ترجمہ:۔ یعنی یہ مشرک نجس ہیں لہٰذا یہ اس سال کے بعد کبھی بھی مسجد حرام میں داخل نہ ہونے پائیں۔ چنانچہ آج تک یہی ضابطہ ہے کہ کوئی غیر مسلم حدود حرم اور میقات سے آگے نہیں جاسکتا آخر میں فرمایا اپنے اوپر سے گرد جھاڑ دے۔

یعنی سب بت پرستی اور نافرمانی کی گرد و غبار جھاڑ کر اپنی عظمت کا لباس پہن لے

اب سابقہ دور جاہلیت و بغاوت ختم ہو کر خدا کے جلال اور توحید خالص کی فضا قائم ہونے والی ہے بتوں کی نذر و نیاز اور طواف کی جگہ صرف رب کعبہ کے حضور ہدیہ عبودیت پیش ہوا کرے گا۔ اب الا شریکا ہو لک و ما تملک کی خدا کی بجائے صرف لاشریک لک تک ہی انحصار ہوگا۔ ہر قسم کے شرک و بغاوت ختم ہونے والی ہے۔

نمبر ۳۔ کیونکہ رب الافواج (یعنی رب العالمین ناقل) یوں فرماتا ہے کہ میں تھوڑی دیر میں پھر ایک بار آسمان و زمین اور بحر و بر کو ہلادوں گا میں سب قوموں کو ہلادوں گا اور ان کی مرغوب چیزیں آئیں گی اور میں اس گھر کو جلال سے معمور کروں گا۔ رب الافواج فرماتا ہے اس پچھلے گھر کی رونق پہلے گھر کی رونق سے زیادہ ہوگی۔

حجّی نبی کی کتاب باب ۲ آیت ۶ تا ۹

ف قارئین کرام ملاحظہ فرمایئے رب الافواج یعنی رب العالمین کیسی وضاحت سے کعبۃ اللہ کی شان واضح کر رہا ہے کہ تمام کائنات میں ایک تہلکہ مچ جائے گا حتیٰ کہ آسمانوں پر شیطان کو روکنے کیلئے پہرے لگ جائیں گے۔ اقوام عالم یلغار توحید کے سامنے مغلوب ہو جائیں گی معاشرہ انسانی میں ایک ایمان افروز انقلاب آجائے گا۔ نصرت بالرعب میسر شہروالا پیشوائے عالم صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہو کر زمین پر خدا کی بادشاہت قائم کردے گا۔

تمام قوموں کی آرزوئیں اور تمنائیں یوں بار آور ہوں گی کہ رحمت عالم، عدل و محبت کا پیکر معلم کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت حق و معرفت عدل و انصاف اور امن و سکون کے خزانے انڈیل دے گا۔ نیز یہ خدا کا مقدس گھر کعبۃ اللہ اپنی تمام شان و شوکت سے تمام عالم میں جلوہ گری کرے گا۔ جبکہ پہلا گھر بیت القدس (ہیکل سلیمانی) صرف ایک قوم (بنی اسرائیل) کے لئے تھا لہٰذا اس کی شان سے اس کی شان و شوکت کہیں بڑھ کر اور دائمی ہوگی اور تاقیامت روز افزوں رہے گی۔

نمبر ۴۔ بیت اللہ اور اس کا حقیقی وارث وہ محمد کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

اولڈ ٹسٹمنٹ کے آخری صحیفہ ملاکی نبی کے صحیفہ کا اعلان برحق۔

نمبر ۵۔ دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے میری راہ درست کرے گا۔ وہ خداوند جس کی تلاش میں تم ہو ہاں محمد کا رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل میں ناگہاں آوے گا وہ یقیناً"

آوے گا۔ رب الافواج فرماتا ہے پر اس کے آنے کے دن میں کون ٹھہر سکے گا اور جب وہ نمود ہو گا کون ہے جو کھڑا رہے گا۔

(ملاکی نبی کا صحیفہ باب ۳ آیت اور بائبل مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

قارئین کرام اس اقتباس کا ایک ایک جملہ بلکہ ایک ایک لفظ قابل توجہ ہے ملاحظہ فرمائیے۔

دیکھو میں اپنا رسول بھیجوں گا۔ توجہ فرمائیں یہ کیا فرمایا؟ کیا ابراہیم موسیٰ اس کے رسول نہ تھے داؤد' سلیمان' زکریا' یحییٰ اور مسیح اس کے رسول نہ تھے۔ پھر یہ کیسے فرمایا کہ میں اپنا رسول بھیجوں گا حضرات گرامی یہ وہی عنوان ہے جو سورۃ فتح کے آخر میں ہے ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق۔ یہ تخصیص امتیاز اور خصوصیت کیلئے ہے۔ چنانچہ اس کے حوالہ سے سورہ مائدہ آیت ۵ اور ۱۹ میں فرمایا یااہل الکتاب قد جاءکم رسولنا اے اصحاب بائبل جس مخصوص رسول کا وعدہ میں نے تمہاری کتب میں کیا تھا وہ یہ آخر الزمان رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم آگیا ہے۔ لہٰذا قدم چوم لو۔

نمبر ۲۔ وہ میرے آگے میری راہ درست کرے گا۔

یعنی روز حشر سے پہلے دنیا کو عدل و انصاف اور اتباع حق کی تعلیم دے گا فکر آخرت کا سبق دے گا۔

نمبر ۳۔ تم جس کی تلاش میں ہو۔ محمد کا رسولؐ اللہ کریم نے سب نبیوں اور امتوں سے آپ کی اتباع اور ایمان کا اقرار کرلیا تھا۔ (اذا اخذ اللہ میثاق النبیین) اس لئے تمام انبیاء اور ان کی امتیں آپ کی بعثت کی منتظر تھیں اس بنا پر فرمایا کہ جس کی تلاش میں تم ہو وہ محمد کا رسول آئے گا یقیناً" آئے گا۔

نمبر ۴۔ وہ اپنی ہیکل میں اچانک آموجود ہو گا۔

ہیکل یعنی معبد اور جائے عبادت۔ مطلب یہ ہے کہ اس کی عبادت گاہ (خانہ کعبہ) پہلے سے ہی موجود ہو گا اس لئے وہ اپنے عبادت خانہ میں ناگہاں آجائے گا۔ جبکہ دوسرے انبیاء کے عبادت خانے بعد میں تعمیر ہوئے۔ نہ موسیٰ کا ہیکل موجود تھا نہ مسیح کا موسیٰ والا سلیمان نے بنوایا اور عیسائیوں کا عیسیٰ کے دو سو سال بعد گرجا بنایا گیا لہٰذا یہ صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں کہ یہ فتح مکہ کے روز دس ہزار قدوسیوں کے جلو میں اچانک خانہ کعبہ میں نزول اجلال ہو گئے۔

نمبر ۵۔ رب الافواج فرماتا ہے کہ اس کے آنے کے دن میں کون ٹھہر سکے گا۔

یہ جملہ اپنے مفہوم میں بالکل عیاں ہے کہ جب رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو نہ مکہ کے مشرک ٹھہر سکے نہ کوئی اور اس کے بعد دنیا کا کوئی بھی حکمران آپ کے سامنے نہ ٹھہر سکا۔ نہ قیصر و نہ کرسی ایرانی نہ کوئی غسانی نہ مقوقس نہ ہی اسکندر یہ نہ ہی حبشہ اور نہ ہی حبشہ کا نجاشی بلکہ کچھ مسلمان ہو گئے کچھ یا بھگذار ہو گئے بلکہ وہ سماں سامنے آگیا کہ۔

خدا تیمان سے اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران سے آیا اس کا جلال آسمان پر چھا گیا زمین اس کی حمد سے معمور ہو گئی اس کی جگمگاہٹ نور کی تھی اس کے ہاتھ سے کرنیں نکلتی تھیں اور اس میں اس کی قدرت نہاں تھی وبا آگے آگے چلتی تھی (جیسے مدینہ سے نجار بھاگ گیا) اور آتشی تیر اس کے قدموں سے نکلتے تھے وہ کھڑا ہوا اور زمین تھرا گئی اس نے نگاہ کی اور امیں پراگندہ ہو گئیں ازلی پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئے قدیم ٹیلے جھک گئے اس کی راہیں ازلی ہیں۔

(حبقوق نبی کی کتاب باب ۳ آیت ۳ تا ۷)

اچھا الاخوۃ مندرجہ بالا تفاصیل سے تمام حقیقت الم نشرح ہو گئی عظمت کعبہ کے جلوے قلوب و اذہان پر چھا گئے وارث کعبہ کی شان و عظمت واضح ہو چکی لہٰذا آئیے اس مینارہ نور کی طرف آئیے اس نور ازلی کی طرف جس کی جگمگاہٹ سے کائنات منور ہے اپنے بھی آؤ بیگانے بھی آؤ رحمت عالم کے قدموں میں سعادت و خوش بختی یہاں ہی ملے گی۔ سعادت دارین یہیں بٹتی ہے انسانیت کا آخری اور کامل نجات دہندہ انا النذیر العریان کا نعرہ لگا چکا ہے لہٰذا آپ کے اسی پر لبیک کہہ کر خدا کی بادشاہت کے وارث بن جائیں۔

اللہ کریم سچ کا حامی و ناصر ہو (آمین) ●●

چہرے کے ڈنٹ دور کیجئے فون کوڈ نمبر (041) 690800 690801

پچکے گال، چہرے کے ڈنٹ کمزور دبلا پتلا جسم مذاق و پریشانی کا سبب ہیں، جسم کو موٹا مضبوط، طاقتور سُرخ، خوبصورت سمارٹ دِلکش بنانے، بھوک کی کمی، بدہضمی، پٹھوں جگر و معدہ کی کمزوری گرمی اور پرانے دردیں، نزلہ کیرا، بلغم ٹانسلز کا علاج بغیر اپریشن بواسیر، پرانی خارش، یادداشت کی کمزوری اور موٹاپے سے نجات

قد بڑھایئے * گنجا پن

لڑکے لڑکیاں قد بڑھانے، پُروقار شخصیت بنانے، گرتے بال روکنے، نئے بال اُگانے گنجا پن دُور کرنے بالوں کو سیاہ لمبا گھنا ملائم چمکدار خوبصورت بنانے، بکری خشکی دُور کرنے، چہرے کے کیل چھنیاں، سیاہیاں بدنما داغ دور کرنے چہرے کو صاف و ملائم بنانے

پتھری کا علاج بغیر اپریشن نسوانی حسن * مخصوص امراض

نسوانی حسن کی نشوونما، اولاد نہ ہونا، زنانہ و مردانہ امراض اعصابی و جنسی کمزوری، مثانے کی گرمی، جوان اور طاقتور بننے کیلئے ہم سے مشورہ کریں۔ پرانی پیچیدہ امراض کا علاج آٹومیٹک الیکٹرک کمپیوٹر سے کیا جاتا ہے جوابی لفافہ ضرور بھیجیں اپنا پتہ اردو میں خوشخط لکھیں دیسی ہومیو علاج

ڈاکٹر جمیل احمد سلیمی آر۔ ایچ۔ ایم۔ پی گورنمنٹ آف پاکستان غلام محمد آباد چشتیہ چوک صدر بازار فیصل آباد پوسٹ کوڈ نمبر 38900

جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی

ہیومن رائٹس

بنیادی حقوق

اور سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۱ اگست ۹۳ء کو اسلامک سینٹر سیلون روڈ اپٹن پارک لندن میں ورلڈ اسلامک فورم کے زیر اہتمام سیرت النبی ﷺ کے عنوان پر جلسہ عام منعقد ہوا' جس کی صدارت مولانا مفتی عبدالباقی نے کی اور مولانا زاہد الراشدی' مولانا منظور الحسینی' مولانا محمد عیسیٰ منصوری اور مولانا عبدالرشید رحمانی کے علاوہ جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی نے "سیرت النبی اور انسانی حقوق" کے عنوان پر مندرجہ ذیل مفصل خطاب کیا۔

حضرات علماء کرام' جناب صدر محفل اور معزز حاضرین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ہمارے لئے یہ بڑی سعادت اور مسرت کا موقع ہے کہ آج اس محفل میں' جو نبی کریم سرور دو عالم ﷺ کے مبارک ذکر کے لئے منعقد ہے' ہمیں شرکت کی سعادت حاصل ہو رہی ہے اور واقعہ یہ ہے کہ نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جمیل انسان کی اتنی بڑی سعادت ہے کہ اس کے برابر اور کوئی سعادت نہیں۔ کسی شاعر نے کہا ہے۔

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے

اور حبیب کا تذکرہ بھی حبیب کے وصال کے قائم مقام ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس ذکر کو یہ فضیلت عطا فرمائی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے دس رحمتیں اس پر نازل ہوتی ہیں۔ تو جس مجلس کا انعقاد اس مبارک تذکرہ کے لئے ہو اس میں شرکت' خواہ ایک مقرر اور بیان کرنے والے کی حیثیت میں ہو یا سامع کی حیثیت میں' ایک بڑی سعادت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی برکات ہمیں اور آپ کو عطا فرمائے۔

تذکرہ ہے نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا اور سیرت طیبہ ایک ایسا موضوع ہے کہ اگر کوئی شخص اس کے صرف ایک پہلو کو بھی بیان کرنا چاہے تو پوری رات بھی اس کے لئے کافی نہیں ہو سکتی' اس لئے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں اللہ جل جلالہ نے تمام بشری کمالات' جتنے متصور ہو سکتے تھے' وہ سارے کے سارے جمع فرمائے۔ یہ جو کسی نے کہا تھا کہ

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

تو یہ کوئی مبالغے کی بات نہیں تھی۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس انسانیت کے لئے اللہ جل جلالہ کی تخلیق کا ایک ایسا شاہکار بن کر تشریف لائے تھے کہ جس پر کسی بھی حیثیت سے' کسی بھی نقطہ نظر سے غور کیجئے تو وہ کمال ہی کمال کا پیکر ہے۔ اس لئے آپ کی سیرت طیبہ کے کس پہلو کو آدمی بیان کرے' کس کو چھیڑے' انسان کشمکش میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

زفرق تابقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجا است

اور غالب مرحوم نے کہا تھا

کہ غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم
کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

انسان کے تو بس ہی میں نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کا حق ادا کر سکے۔ ہمارے یہ ناپاک منہ' یہ گندی زبانیں اس لائق نہیں تھیں کہ ان کو نبی ﷺ کا نام لینے کی بھی اجازت دی جاسکتی' لیکن یہ اللہ جل جلالہ کا کرم ہے کہ اس نے نہ صرف اجازت دی بلکہ اس سے راہنمائی اور استفادے کا بھی موقع عطا فرمایا۔

اس واسطے موضوعات تو سیرت کے بے شمار ہیں' لیکن میرے مخدوم اور محترم حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب' اللہ تعالیٰ ان کے فیوض کو جاری و ساری فرمائے' انہوں نے حکم دیا کہ سیرت طیبہ کے اس پہلو پر گفتگو کی جائے کہ نبی کریم سرور دو عالم ﷺ انسانی حقوق کے لئے کیا راہنمائی اور ہدایت لے کر تشریف لائے اور جیسا کہ انہوں نے ابھی فرمایا' اس موضوع کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت پوری دنیا میں پروپیگنڈہ کا بازار گرم ہے کہ اسلام کو عملی طور پر نافذ کرنے سے ہیومن رائٹس مجروح ہوں گے' انسانی حقوق مجروح ہوں گے اور یہ پبلسٹی کی جا رہی ہے کہ گویا ہیومن رائٹس کا تصور پہلی بار مغرب کے ایوانوں سے بلند ہوا اور سب سے پہلے انسان کو حقوق دینے والے یہ اہل مغرب ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات میں انسانی حقوق کا معاذ اللہ کوئی تصور موجود نہیں۔ تو یہ موضوع جب انہوں نے گفتگو کے لئے عطا فرمایا تو ان کے تعمیل حکم میں اسی موضوع پر آج اپنی گفتگو کو محصور کرنے کی کوشش کروں گا۔ لیکن موضوع ذرا تھوڑا سا علمی نوعیت کا ہے اور ایسا موضوع ہے کہ اس میں ذرا زیادہ توجہ اور زیادہ حاضر دماغی کی

ضرورت ہے‘ تو اس سلسلے میں آپ حضرات سے درخواست ہے کہ موضوع کی اہمیت کے پیش نظر اور اس کے نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے ذرا براہ کرم توجہ کے ساتھ سماعت فرمائیں۔ شاید اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے دل میں اس سلسلے کے اندر کوئی صحیح بات ڈال دے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے‘ جس کا جواب دینا منظور ہے کہ آیا اسلام میں انسانی حقوق کا کوئی جامع تصور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں ہے یا نہیں؟ یہ سوال اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ یہ اس دور کا عجیب و غریب رجحان ہے کہ انسانی حقوق کا ایک تصور پہلے اپنی عقل‘ اپنی فکر اپنی سوچ کی روشنی میں خود متعین کرلیا کہ یہ انسانی حقوق ہیں‘ یہ ہیومن رائٹس ہیں اور ان کا تحفظ ضروری ہے اور اپنی طرف سے خود ساختہ جو سانچہ انسانی حقوق کا ذہن میں بنایا اس کو ایک معیار حق قرار دے کر ہر چیز کو اس معیار پر پرکھنے اور جانچنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ پہلے سے خود متعین کرلیا کہ فلاں چیز انسانی حق ہے اور فلاں چیز انسانی حق نہیں ہے اور یہ متعین کرنے کے بعد اب دیکھا جاتا ہے کہ آیا اسلام یہ حق دیتا ہے کہ نہیں دیتا‘ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حق دیا کہ نہیں دیا؟ اگر دیا تو گویا ہم کسی درجہ میں اس کو ماننے کے لئے تیار ہیں۔ اگر نہیں دیا تو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ لیکن ان منکرین اور دانشوروں سے اور ان فکر و عقل کے سورماؤں سے میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ آپ نے جو اپنے ذہن سے انسانی حقوق کے تصورات مرتب کئے‘ یہ آخر کس بنیاد پر کئے؟ یہ جو آپ نے یہ تصور کیا کہ انسانی حقوق کا ایک پہلو یہ ہے‘ ہر انسان کو یہ حق ضرور ملنا چاہئے یہ آخر کس بنیاد پر آپ نے کہا کہ ملنا چاہئے؟

انسانیت کی تاریخ پر نظر دوڑا کر دیکھئے تو ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک انسان کے ذہن میں انسانی حقوق کے تصورات بدلتے چلے آئے ہیں۔ کسی دور میں انسان کے لئے ایک حق لازمی سمجھا جاتا تھا‘ دوسرے دور میں اس حق کو بے کار قرار دے دیا گیا‘ تیسرے کسی ماحول کے اندر‘ ایک خطے میں ایک حق قرار دیا گیا دوسری جگہ اس حق کو ناحق قرار دے دیا گیا۔ تاریخ انسانیت پر نظر دوڑا کر دیکھئے تو آپ کو یہ نظر آئے گا کہ جس زمانے میں بھی انسانی فکر نے حقوق کے جو سانچے تیار کئے ان کا پروپیگنڈا‘ ان کی پبلسٹی اس زور و شور کے ساتھ کی گئی کہ اس کے خلاف بولنے کو جرم قرار دے دیا گیا۔

حضور نبی کریم سرکار دو عالم ﷺ جس وقت دنیا میں تشریف لائے تو اس وقت انسانی حقوق کا ایک تصور تھا اور وہ تصور ساری دنیا کے اندر پھیلا ہوا تھا اور اسی تصور کو معیار حق قرار دیا جاتا تھا‘ ضروری قرار دیا جاتا تھا کہ یہ حق لازمی ہے۔ مثلاً" میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کہ اس زمانے میں انسانی حقوق ہی کے حوالے سے یہ تصور تھا کہ جو شخص کسی کا غلام بن گیا تو غلام بننے کے بعد وہ صرف جان و مال اور جسم ہی اس کا مملوک نہیں ہوا بلکہ انسانی حقوق انسانی مفادات کے ہر تصور سے عاری ہوگیا۔ آقا کا یہ بنیادی حق ہے کہ اپنے غلام کے گردن میں طوق ڈالے اور اس کے پاؤں میں بیڑیاں پہنائی جائیں۔ یہ ایک تصور تھا۔ آپ کو اس کے اوپر پورا لٹریچر مل جائے گا اس زمانے کے اندر جنہوں نے اس کو مطمئن کرنے کیلئے اور اس کو مبنی بر انصاف قرار دینے کے لئے فلسفے پیش کئے تھے۔ یہ اس دور کی بات ہے‘ اسے جاہلیت کا زمانہ کہہ لیجئے کہ چودہ سو سال پہلے کی بات ہے‘ لیکن ابھی قریب سو ڈیڑھ سو سال پہلے کی فاشزم اور نازی ازم کا نام گالی بن چکا اور دنیا بھر میں بدنام ہو چکا‘ لیکن ان کے فلسفے کو اٹھا کر دیکھئے‘ جس بنیاد پر انہوں نے فاشزم کا تصور پیش کیا تھا اور نازی ازم کا تصور پیش کیا تھا‘ اس فلسفے کو خالص عقل کی بنیاد پر اگر آپ رد کرنا چاہیں تو آسان نہیں ہوگا۔ انہوں نے یہ تصور پیش کیا تھا کہ جو طاقت ور ہے اس کا ہی یہ بنیادی حق ہے کہ وہ کمزور پر حکومت کرے اور یہ طاقتور کے بنیادی حقوق میں شمار ہوتا ہے اور کمزور کے ذمہ واجب ہے کہ وہ طاقت کے آگے سر جھکائے۔ یہ تصور ابھی سو ڈیڑھ سو سال پہلے کی بات ہے۔ تو انسانی افکار کی تاریخ میں انسانی حقوق کے تصورات یکساں نہیں رہے۔ بدلتے رہے‘ کسی دور میں کسی ایک چیز کو حق قرار دیا گیا اور کسی دور میں کسی دوسری چیز کو حق قرار دیا گیا اور جس دور میں جس قسم کے حقوق کے سیٹ کو یہ کہا گیا کہ یہ انسانی حقوق کا حصہ ہے‘ اس کے خلاف بات کرنا زبان کھولنا ایک جرم قرار پایا۔ تو اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ آج جن ہیومن رائٹس کے سیٹ کو کہا جارہا ہے کہ ان ہیومن رائٹس کا تحفظ ضروری ہے‘ یہ کل کو تبدیل نہیں ہوں گے‘ کل کو ان کے درمیان انقلاب نہیں آئے گا اور کون سی بنیاد ہے جو اس بات کو درست قرار دے سکے؟

حضور نبی کریم سرور دو عالم ﷺ کا انسانی حقوق کے بارے میں سب سے بڑا کنٹری بیوشن یہ ہے کہ آپ ﷺ نے انسانی حقوق کے تعین کی صحیح بنیاد فراہم فرمائی۔ وہ اساس فراہم فرمائی جس کی بنیاد پر یہ فیصلہ کیا جاسکے کہ کون سے ہیومن رائٹس قابل تحفظ ہیں اور کون سے ہیومن رائٹس قابل تحفظ نہیں۔ اگر محمد رسول اللہ ﷺ کی راہنمائی اور آپ کی ہدایت کو اساس تسلیم نہ کیا جائے تو اس دنیا کے پاس‘ اس کائنات کے پاس کوئی بنیاد نہیں ہے جس کی بنیاد پر وہ کہہ سکے کہ فلاں انسانی حقوق لازما" قابل تحفظ ہیں۔

میں آپ کو ایک لطیفے کی بات سناتا ہوں۔ آج سے تقریبا" ایک سال پہلے‘ یا کچھ مدت زیادہ ہوگئی‘ ایک دن میں مغرب کی نماز پڑھ کر گھر میں بیٹھا ہوا تھا تو باہر سے کوئی صاحب ملنے کے لئے آئے۔ کارڈ بھیجا تو دیکھا کہ اس کارڈ پر لکھا ہوا تھا کہ یہ ساری دنیا میں ایک مشہور ادارہ ہے جس کا نام ایمنسٹی انٹرنیشنل ہے‘ جو سارے انسانی بنیادی حقوق کے تحفظ کا علمبردار ہے‘ اس ادارے کے ایک ڈائریکٹر پیرس سے پاکستان

آئے تھے وہ ملنا چاہتے تھے۔ خیر میں نے بلالیا' پہلے سے کوئی اپائنٹ منٹس نہیں تھی' کوئی پہلے سے وقت نہیں لیا تھا' اچانک آگئے اور پاکستان کی وزارت خارجہ کے ایک ذمہ دار افسر بھی ان کے ساتھ تھے۔ آپ کو یہ معلوم ہے کہ ایمنٹی انٹرنیشنل وہ ادارہ ہے جو انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے اور آزادی تقریر کے لئے علمبردار کہا جاتا ہے اور پاکستان میں جو بعض شرعی قوانین نافذ ہوئے یا مثلاً" قادیانیوں کے سلسلے میں پابندیاں عائد کی گئیں تو ایمنٹی انٹرنیشنل کی طرف سے اس پر اعتراضات و احتجاجات کا سلسلہ رہا۔ تو یہ صاحب تشریف لائے' انہوں نے آکر مجھ سے کہا کہ میں آپ سے اس لئے ملنا چاہتا ہوں کہ میرے ادارے نے مجھے اس بات پر مقرر کیا ہے کہ میں آزادی تحریر و تقریر اور انسانی حقوق کے سلسلے میں ساؤتھ ایسٹ ایشیا کے ممالک کی رائے عامہ کا سروے کروں' یعنی یہ معلوم کروں کہ جنوب مشرق ایشیا کے مسلمان انسانی حقوق' آزادی تحریر و تقریر اور آزادی اظہار رائے کے بارے میں کیا خیالات رکھتے ہیں اور وہ کس حد تک اس معاملہ میں ہم سے تعاون کرنے پر آمادہ ہیں۔ اس کا سروے کرنے کے لئے میں پیرس سے آیا ہوں اور اس سلسلے میں آپ سے انٹرویو چاہتا ہوں۔ ساتھ ہی انہوں نے معذرت بھی کی کہ چونکہ میرے پاس وقت کم تھا اس لئے میں پہلے وقت نہیں لے سکا' لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے چند سوالات کا آپ جواب دیں تاکہ اس کی بنیاد پر اپنی رپورٹ مرتب کرسکوں۔

تو میں نے ان صاحب سے پوچھا کہ آپ کب تشریف لائے؟ کہا کہ میں کل ہی پہنچا ہوں۔ میں نے کہا آئندہ کیا پروگرام ہے؟ فرمانے لگے کہ کل مجھے اسلام آباد جانا ہے۔ میں نے کہا وہاں کتنے دن قیام فرمائیں گے؟ کہا دو دن۔ میں نے کہا کہ پھر اس کے بعد؟ کہا کہ اس کے بعد مجھے ملائیشیا جانا ہے۔ تو میں نے کہا کل آپ کراچی تشریف لائے اور آج شام کو اس وقت میرے پاس تشریف لائے' کل صبح آپ اسلام آباد چلے جائیں گے' آج کا دن آپ نے کراچی میں گزارا' تو آپ نے کیا کراچی کی رائے عامہ کا سروے کرلیا؟ تو اس سوال پر وہ بڑا سٹپٹائے۔ کہنے لگے اتنی دیر میں واقعی پورا سروے تو نہیں ہوسکتا تھا' لیکن اس مدت کے مانند میں نے کافی لوگوں سے ملاقات کی اور تھوڑا بہت اندازہ مجھے ہوگیا ہے۔ تو میں نے کہا آپ نے کتنے لوگوں سے ملاقات کی؟ کہا کہ پانچ افراد سے ملاقات کرچکا ہوں' چھٹے آپ ہیں۔ میں نے کہا چھ افراد سے ملاقات کرنے کے بعد آپ نے کراچی کا سروے مکمل کرلیا' اب اس کے بعد کل اسلام آباد تشریف لے جائیں گے اور وہاں ایک دن قیام فرمائیں گے' چھ آدمیوں سے وہاں پھر آپ کی ملاقات ہوگی۔ چھ آدمیوں سے ملاقات کے بعد اسلام آباد کی رائے عامہ کا سروے ہوجائے گا' اس کے بعد دو دن دہلی تشریف لے جائیں گے' دو دن دہلی کے اندر چھ لوگوں سے ملاقاتیں کریں گے تو وہاں کا سروے آپ کا ہوجائے گا۔ تو یہ بتایئے یہ سروے کا کیا طریقہ ہے؟ تو وہ کہنے لگے آپ کی بات معقول ہے' واقعتاً" جتنا وقت مجھے دینا چاہئے تھا اتنا میں دے نہیں پارہا' مگر کیا کروں کہ میرے پاس وقت کم تھا۔ تو میں نے کہا معاف فرمایئے' اگر وقت کم تھا تو کس ڈاکٹر نے آپ کو مشورہ دیا تھا کہ آپ سروے کریں؟ اس لئے کہ اگر سروے کرنا ہے تو پھر ایسے آدمی کو کرنا چاہئے جس کے پاس وقت ہو' جو لوگوں کے پاس جاکر مل سکے' لوگوں سے بات کرسکے' اگر وقت کم تھا تو پھر سروے کی ذمہ داری لینے کی ضرورت کیا تھی؟ تو کہنے لگے کہ بات تو آپ کی ٹھیک ہے' لیکن بس ہمیں اتنا ہی وقت دیا گیا تھا اس لئے میں مجبور تھا۔ میں نے کہا معاف فرمایئے مجھے آپ کے اس سروے کی سنجیدگی پر شک ہے' میں اس سروے کو سنجیدہ نہیں سمجھتا لہٰذا میں اس سروے کے اندر کوئی پارٹی بننے کے لئے تیار نہیں ہوں اور نہ آپ کے کسی سوال کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں' اس لئے کہ آپ پانچ چھ آدمیوں سے گفتگو کرنے کے بعد یہ رپورٹ دیں گے کہ وہاں پر رائے عامہ یہ ہے۔ اس رپورٹ کی کیا قدر و قیمت ہوسکتی ہے؟ لہٰذا میں آپ کے کسی سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔ وہ بڑا سٹپٹائے اور انہوں نے کہا کہ آپ کی بات ویسے ٹیکنیکلی صحیح ہے' لیکن یہ کہ میں چونکہ آپ کے پاس ایک بات پوچھنے کے لئے آیا ہوں تو میرے کچھ سوالوں کے جواب آپ ضرور دے دیں۔ میں نے کہا نہیں' میں آپ کے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا' جب تک مجھے اس بات کا یقین نہیں ہوجائے کہ آپ کا سروے واقعتہ" علمی نوعیت کا ہے' سنجیدہ ہے اور علمی شرائط پوری کرتا ہے تو میں اس سروے کے اندر کوئی پارٹی بننے کے لئے تیار نہیں ہوں' آپ مجھے معاف فرمائیں' میرے مہمان ہیں' میں آپ کی خاطر تواضع جو کرسکتا ہوں وہ کروں گا' باقی کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا۔

میں نے کہا بتادیجئے اگر میری بات میں کوئی غیر معقولیت ہے تو مجھے سمجھا دیجئے کہ میرا موقف غلط ہے اور فلاں بنیاد پر غلط ہے۔ کہنے لگے بات تو آپ کی معقول ہے' لیکن میں آپ سے برادرانہ طور پر چاہتا ہوں کہ آپ کچھ جواب دیں۔ میں نے کہا میں جواب نہیں دوں گا' البتہ آپ مجھے اجازت دیں تو میں آپ سے کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں۔ کہنے لگے سوال تو میں کرنے کیلئے آیا تھا تو آپ کیا سوال کرنا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا میں آپ سے اجازت طلب کررہا ہوں' اگر آپ اجازت دیں گے تو سوال کرلوں گا اگر اجازت نہیں دیں گے تو میں بھی سوال نہیں کروں گا ہم دونوں کی ملاقات ہوگئی بات ختم ہوگئی۔ کہنے لگے نہیں آپ سوال کرلیجئے۔ تو میں نے کہا میں سوال آپ سے یہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ آزادی اظہار رائے اور انسانی حقوق کا علم لے کر چلے ہیں تو میں ایک بات آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ آزادی اظہار رائے جس کی آپ تبلیغ کرنا چاہتے ہیں

اور کررہے ہیں اور جس علم کو [illegible] آزادی اظہار رائے یعنی مطلق [illegible] کوئی پابندی کوئی شرط عائد نہیں ہوتی یا یہ کہ آزادی اظہار رائے پر کچھ قیود و شرائط بھی عائد ہونی چاہئیں؟ کہنے لگے میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا؟ تو میں نے کہا مطلب تو الفاظ سے واضح ہے۔ میں یہ آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ جس آزادی اظہار رائے کی تبلیغ کرنا چاہتے ہیں' تو کیا وہ ایسی ہے کہ جس شخص کی جو رائے ہو اس کا برملا اظہار کرے' اس کی برملا تبلیغ کرے' برملا اس کی طرف دعوت دے اور اس پر کوئی روک ٹوک کوئی پابندی عائد نہ ہو' یہ مقصود ہے؟ اگر یہ مقصود ہے تو فرمائیے کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ میری رائے یہ ہے کہ یہ دولت مند افراد انہوں نے بہت پیسے کمالئے اور غریب لوگ بھوکے مررہے ہیں' لہٰذا ان دولت مندوں کے گھروں پر ڈاکہ ڈال کر اور ان کی دکانوں کو لوٹ کر غریبوں کو پیسہ پہنچانا چاہئے۔ اگر کوئی شخص دیانتدارانہ یہ رائے رکھتا ہو اور یہ رائے رکھ کر اس کی طرف تبلیغ کرے اور اس کا اظہار کرے' لوگوں کو دعوت دے کہ آپ آئیے اور میرے ساتھ شامل ہوجائیے اور جتنے دولت مند لوگ ہیں روزانہ ان پر ڈاکہ ڈالا کریں گے' ان کا مال لوٹا کریں گے اور مال لوٹ کر غریبوں میں تقسیم کیا کریں گے' تو آپ ایسی اظہار رائے کی آزادی کے حامی ہوں گے یا نہیں؟ اور اس کی اجازت دیں گے کہ نہیں؟ کہنے لگے اس کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ لوگوں کا مال لوٹ کر دوسروں میں تقسیم کردیا جائے۔ تو میں نے کہا یہی میرا مطلب تھا کہ اگر اس کی اجازت نہیں دی جائے گی تو اس کا معنی یہ ہے کہ آزادی اظہار رائے اتنی مطلق نہیں ہے کہ اس پر کوئی قید کوئی شرط کوئی پابندی عائد نہ کی جاسکے' کچھ نہ کچھ قید و شرط لگانی پڑے گی۔ کہنے لگے ہاں کچھ نہ کچھ تو لگانی پڑے گی۔ تو میں نے کہا مجھے یہ بتائیے کہ وہ قید و شرط کس بنیاد پر لگائی جائے گی اور کون لگائے گا؟ کس بنیاد پر یہ طے کیا جائے کہ فلاں قسم کی رائے کا اظہار کرنا تو جائز ہے اور فلاں قسم کی رائے کا اظہار کرنا جائز نہیں؟ فلاں قسم کی تبلیغ جائز ہے اور فلاں قسم کی تبلیغ جائز نہیں ہے؟ اس کا تعین کون کرے گا اور کس بنیاد پر کرے گا' اس سلسلے میں آپ کے ادارے نے کوئی عملی سروے کیا اور عملی تحقیق کی ہو تو میں اس کو جاننا چاہتا ہوں۔ کہنے لگے کہ اس نقطہ نظر سے پہلے ہم نے غور نہیں کیا۔ تو میں نے عرض کیا کہ دیکھئے! آپ اتنے بڑے مشن کو لے کر چلے ہیں' پوری انسانیت کو آزادی اظہار رائے دلانے کے لئے' لیکن آپ نے بنیادی سوال نہیں سوچا کہ آخر آزادی اظہار رائے کس بنیاد پر طے ہونی چاہئے؟ کیا اصول ہوں کیا ضوابط ہوں کیا شرائط اور کیا قیود ہوں۔ تو کہنے لگے اچھا آپ ہی بتادیجئے۔ تو میں نے کہا میں تو پہلے عرض کرچکا ہوں کہ میں کسی سوال کا جواب دینے بیٹھا ہی نہیں۔ میں تو آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ آپ مجھے بتائیے کہ کیا قیود و شرائط ہونی چاہئیں اور کیا نہیں۔ میں نے تو آپ سے سوال کیا ہے کہ آپ کے نقطہ نظر سے' آپ کے ادارے کے نقطہ نظر سے کیا ہونا چاہئے؟

کہنے لگے میرے علم میں ابھی تک ایسا کوئی فارمولا نہیں ہے۔ ایک فارمولا ذہن میں آتا ہے کہ صاحب! ایسی آزادی اظہار رائے جس میں وائیلنس ہو' جس میں دوسرے کے ساتھ تشدد ہو تو وہ نہیں ہونی چاہئے۔ میں نے کہا یہ تو آپ کے ذہن میں آیا کہ وائیلنس کی پابندی ہونی چاہئے' کسی اور کے ذہن میں کوئی اور بات بھی آسکتی ہے کہ فلاں چیز کی آزادی بھی نہیں ہونی چاہئے۔ یہ کون طے کرے گا اور کس بنیاد پر طے کرے گا کہ کس قسم کی اظہار رائے کی کھلی چھٹی ہونی چاہئے' کس کی نہیں؟ اس کا کوئی فارمولا کچھ نہ کچھ معیار ہونا چاہئے۔ کہنے لگے آپ سے گفتگو کے بعد یہ اہم سوال میرے ذہن میں آیا ہے اور میں اپنے ذمہ داروں تک اس کو پہنچاؤں گا اور اس کے بعد اس پر اگر کوئی لٹریچر ملا تو آپ کو بھیجوں گا۔ تو میں نے کہا ان شاء اللہ میں منتظر رہوں گا کہ آپ اس کے اوپر کوئی لٹریچر بھیج سکیں اور اس کا کوئی فلسفہ بتاسکیں تو میں ایک طالب علم کی حیثیت سے اس کا مشتاق ہوں۔ جب وہ چلنے لگے' ان کو مجھ سے کوئی بات ملی نہیں تو اس وقت میں نے ان سے کہا کہ میں سنجیدگی سے آپ سے کہہ رہا ہوں' یہ بات مذاق کی نہیں ہے' سنجیدگی سے چاہتا ہوں کہ اس مسئلے پر غور کیا جائے' اس کے بارے میں آپ اپنا نقطہ نظر بھیجیں' لیکن ایک بات میں آپ کو بتادوں کہ جتنے آپ کے نظریات اور فلسفے ہیں' ان سب کو مد نظر رکھ لیجئے' کوئی ایسا فارمولا آپ پیش کر نہیں سکیں گے' جس پر ساری دنیا متفق ہوجائے کہ فلاں بنیاد پر اظہار رائے کی آزادی ہونی اور فلاں بنیاد پر نہیں ہونی چاہئے۔ تو یہ میں آپ کو بتارہا ہوں اور اگر پیش کرسکیں تو میں منتظر ہوں۔ آج ڈیڑھ سال ہوگیا ہے کوئی جواب نہیں آیا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ مجمل نعرے' یہ اجمالی نعرے کہ صاحب! ہیومن رائٹس ہونے چاہئیں' آزادی اظہار رائے ہونی چاہئے' تحریر و تقریر کی آزادی ہونی چاہئے' یہ اجمالی نعرے ان کی ایسی کوئی بنیاد جس پر ساری دنیا متفق ہوسکے اور جس کے بارے میں معقولیت سے کہا جاسکے کہ یہ ہے وہ بنیاد جو اس کو طے کرسکے' یہ کسی کے پاس نہیں ہے اور نہ ہوسکتی ہے۔ کیوں؟ اس واسطے کہ جو کوئی بھی یہ بنیادیں طے کرے گا وہ اپنی سوچ اور اپنی عقل کی بنیاد پر کرے گا۔ اور کبھی دو انسانوں کی عقل یکساں نہیں ہوتی' دو زمانوں کی عقلیں یکساں نہیں ہوتیں' دو گروہوں کی عقلیں یکساں نہیں ہوتیں' لہٰذا ان کے درمیان اختلاف رہا ہے' رہے گا اور اس اختلاف کو ختم کرنے کا کوئی راستہ نہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ انسانی عقل اپنی ایک حد رکھتی ہے' اس کی حدود ہیں' اس سے آگے وہ تجاوز نہیں کرپاتی۔

اخبارِ ختمِ نبوّت

قادیانی پاکستان کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ کرنے سے باز آجائیں

کراچی (پ ر) قادیانی ملک و ملت کے دشمن ہیں اس لئے اب پاکستان اور مسلمانان پاکستان کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ کرکے ملک کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کراچی کے حالات بگاڑنے میں قادیانی افسران کا اہم کردار ہے۔ یہ بے گناہ اور معصوم لوگوں کو بلاوجہ گرفتار کرکے اذیتیں دیتے ہیں تاکہ لوگ ملک سے بدظن ہوں ان افسران اور مرزا طاہر پر پاکستان کو بدنام کرنے کے الزام میں مقدمات درج کئے جائیں۔ قادیانی افسران کو کلیدی عہدوں خصوصاً فوج اور پولیس سے علیحدہ کیا جائے۔ پاکستان میں قادیانیوں پر مظالم نہیں ہوتے بلکہ قادیانی مراعات یافتہ طبقہ مسلمانوں کے حقوق غصب کر رہا ہے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیتوں کی طرح رہنے کا پابند کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار مفتی منیر احمد اخون، محمد انور رانا، مولانا انور فاروقی، مولانا احسان اللہ فاروقی، مولانا عبدالقیوم نعمانی، مفتی خالد محمود، مولانا امداد اللہ، مولانا عطاء الرحمٰن، جمعیت علماء اسلام کے مولانا شیر محمد، قاری شیر افضل، سید عمران شاہ، محمد فاروق قریشی، محمد اسلم غوری، مولانا عبدالکریم عابد، قاری محمد عثمان، مولانا حماد اللہ شاہ، مولانا عمر صادق، مولانا سلیم اللہ، مولانا حلیم الرحمٰن، مولانا خان محمد ربانی، مولانا شبیر احمد ہزاروی، جمعیت علماء اسلام سمیع الحق گروپ کے رہنماؤں محمد اسعد تھانوی، مولانا خیر محمد ندوی، مولانا اقبال اللہ، مولانا گلزار شاہ، مولانا عبدالرحمٰن خطیب، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا قاری عبدالمنان، سنی مجلس عمل کے مفتی محمد نعیم، مولانا سیف اللہ ربانی، مولانا عبدالحمید، عاشق حسین، مجلس تعاون برائے نفاذ شریعت کے مولانا فضل محمد، مولانا محمد زیب، قاری محمد قاسم، مولانا محمد طیب، قاری عبدالقیوم رحمانی، مولانا فخر الحسن، سواد اعظم اہلسنت کے مولانا سلیم اللہ خان، مولانا محمد اسفندیار خان، مولانا محمد طیب نقشبندی، مولانا محمد رفیق، مولانا عمر خطاب، مولانا محمد عثمان یار خان، انجمن یوتھ فورس کے مولانا محمد امین انصاری، مولانا محمد ثانی، جمعیت اشاعت التوحید والسنہ کے قاضی محمد نقاب، مولانا نور الہیٰ، مولانا محمد طیب، جامعہ بنوری ٹاؤن کے مولانا حبیب اللہ مختار، مولانا سید محمد بنوری، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا سید مصباح اللہ شاہ، انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ، مولانا عبدالغفور ندیم، طارق مدنی، مولانا اللہ وسایا، جامعہ احسن العلوم کے مولانا زرولی خان، دارالعلوم کراچی کے مولانا سبحان محمود، مولانا زاہد شاہ، مدرسہ امام محمد کے مولانا قاری فیض اللہ چترالی، مدرسہ امام ابوحنیفہ کے مولانا محمد یوسف کشمیری، حرکۃ الانصار کے نوید مسعود ہاشمی، مولانا محمد طاہر مفتی محمد اقبال، دارالافتاء والارشاد کے مفتی عبدالرحیم، مجلس تحفظ حقوق اہلسنت کے قاری خلیل احمد بندھانی، حاجی عبدالستار، یوم فاروق اعظم کمیٹی کے چیئرمین سید رئیس احمد، جاوید یوسف قمر بزم نانوتوی کے قاری سعید القمر قاسمی، محمد شکیل، فضلاء بنوری ٹاؤن کے مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی،

بقیہ: طالبان

درخواست کرتے ہیں کہ آپ ہماری ہدایت و راہ نمائی کریں۔ اور تحریک کی کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔

انہوں نے فرمایا گزشتہ سال میں نے پورے افغانستان کا دورہ کیا تو ہر جگہ ظلم و بربریت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا مگر افسوس کہ کوئی ایسی شخصیت یا ادارہ نہیں تھا جس کے سامنے جاکر کوئی اپنی مظلومیت کا مداوا چاہتا۔ خود میرے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا کہ میں قلات سے آرہا تھا کہ ایک پھاٹک سے بغیر اجازت کے جانے لگا تو انہوں نے مجھ پر فائرنگ کردی۔ حالانکہ وہ سب لوگ مجھے جانتے تھے۔ چنانچہ آدھ گھنٹہ تک انہوں نے مجھے روکے رکھا۔ جب وہ میرے ساتھ یہ کرسکتے ہیں تو عوام کے ساتھ کیا کچھ نہیں کرتے ہوں گے۔"

اس کے بعد دلچسپی کے متفرق امور پر گفتگو ہوتی رہی اور مولانا موصوف نے ہمارے ساتھ مل بیٹھ کر رات کا کھانا کھایا۔

بقیہ: چھوٹا لبنان

- اگر یہاں کچھ کامیابی کے آثار نظر آئے تو پھر پورا ملک ان کا نشانہ ہوگا۔
- یہ کارروائی اہم اور کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی افسران کے ذریعے ہوگی۔

اگر ہمارے حکمران مذکورہ بالا حقائق کے بعد بھی قادیانیوں خصوصاً قادیانی افسروں پر اعتماد کرتے ہیں تو وہ ملک اور قوم کی کوئی خدمت انجام نہیں دے رہے۔ ہم اپنے حکمرانوں سے دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ خدارا وہ اس مار آستین گروہ سے ملک کو نجات دلائیں۔ اور اس وقت جو قادیانی کلیدی عہدوں پر فائز ہیں انہیں فوراً برطرف کردیں۔

وما علینا الا البلاغ

مولانا عبدالقادر، جامعہ یوسفیہ بنوریہ کے مولانا حسن الرحمن، مولانا فیض الرحمن نے یوم ختم نبوت کے سلسلے میں کراچی کی مختلف مساجد میں جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا ان علماء کرام نے مزید کہا کہ مرزا طاہر جھوٹ بول کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ڈش انٹینا کے ذریعہ اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرتا ہے یہ آئین اور مذہب دونوں سے غداری ہے اگر مرزا طاہر میں ہمت ہے تو وہ غیر مسلم کی حیثیت سے تبلیغ کرے تاکہ حق وباطل کا فرق واضح ہو جائے۔

مرزا طاہر پر پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے

ملتان (رپورٹ محمد جمیل خان) پاکستان میں آج تک کسی قادیانی پر ظلم نہیں کیا گیا بلکہ دیگر اقلیتوں کے مقابلہ میں قادیانیوں کو زیادہ حقوق حاصل ہیں مرزا طاہر اور قادیانی گروہ جھوٹا پروپیگنڈہ کر کے ایک طرف پاکستان اور مسلمانوں کو بدنام کرتے ہیں اور دوسری طرف مغربی ممالک کی حمایت حاصل کر کے ویزے اور نوکریاں حاصل کرتے ہیں پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف جھوٹا اور زہریلا پروپیگنڈہ کرنے کی پاداش میں مرزا طاہر اور قادیانی جماعت پر مقدمات قائم کئے جائیں۔ مغربی ممالک کی وزارت داخلہ اور حقوق انسانی کی عالمی تنظیمیں خصوصاً ”ایمنسٹی انٹرنیشنل کو چاہئے کہ وہ خود آکر پاکستان میں سروے کرلیں کہ کس قادیانی پر ظلم ہوا ہے۔ پاکستان میں قادیانی مراعات حاصل کرنے کے باوجود پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں جو ملک وملت سے غداری ہے۔ مسلمانان پاکستان غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق کی مکمل حفاظت کرتے ہیں ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل یوم ختم نبوت کے سلسلے میں خطاب کرتے ہوئے مولانا خواجہ خان محمد، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عزیز الرحمن، مولانا اللہ وسایا، مفتی نظام الدین شامزی، مولانا عبدالصبور نے کیا ان علماء کرام کے علاوہ کراچی کی کئی ہزار مساجد حیدر آباد، سکھر، لاڑکانہ، ٹنڈو آدم، رحیم یار خان، صادق آباد، ملتان، بہاولپور، بہاول نگر، ساہیوال، خانیوال، لاہور، گوجرانوالہ، وزیر آباد، گجرات، ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسماعیل خان، راولپنڈی، چکوال، جہلم، اٹک، حضرو، نوشہرہ، پشاور، مردان، ملا کنڈ، سوات، بونیر، کوئٹہ، ژوب، مکران، تربت، چترال، گلگت کی ہزاروں مساجد میں علماء کرام اور خطباء کرام نے جمعہ کے خطبات میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت کا تصور کرنا بھی نبی اکرم ﷺ سے غداری ہے اور مسلمان کسی صورت میں اس غداری اور تجارت کو برداشت نہیں کرسکتے۔ قومی اسمبلی اور تمام عدالتوں کے فیصلے کے باوجود قادیانیوں کی طرف سے اس فیصلے کو تسلیم نہ کرنا پاکستانی آئین سے غداری کے مترادف ہے۔

If you will not do that, then people will have no choice but to consider you a re-production of what your grand-father once said in his *Majmua-e-Ishtiharat* Vol. 1, p. 397.

"The Jewish people by becoming targets of execration turned into baboons and swine. In their respect it is recorded in some commentaries on the holy Quran that apparently they were humans but their inward condition had become like that of baboons and swine and receptivity for accepting truth was wholly wrested from them. This is the sign of metamorphosed inferior shapes that they cannot accept truth, even when manifestly revealed to them."

In *Zameema-e-Anjam-e-Atham*, p. 21, your grandfather wrote:

"دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لئے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱۔ مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵)

"The most unclean among all the animals of the world and highly loathsome is swine but more polluted than swine are those men who hide evidence of truth and honesty due to their selfish motivation"

Incidentally, here the grandpa has exposed his grandson unwittingly!

FACT NO. 5

I refer to Mirza Ghulam Ahmad Qadiani's published notification, titled:

"The Final Decision with Maulvi Sanaullah Saheb Amritsari."

In this, Mirza implored Allah, humbly and earnestly: "O Allah! if I am truthful, destroy Maulvi Sanaullah in my lifetime, by strokes of celestial punishments like plague and cholera and if Maulvi Sanaullah Sahib is truthful and I am a liar, a knave, a mischief-monger in Your eyes, then destroy me in the lifetime of Maulana Sanaullah."

Allah, the Exalted, issued His Decision. In line with Mirza's own malediction, Allah destroyed him on May 26, 1908, through the pestilence of cholera. (*Hayat-e-Nasir*, p.15). But Maulana Sanaullah Sahib, (Allah's mercy on him), lived on and on for an amazingly long period of forty-one years after Mirza's doom. This Divine Decision proves again that Mirza was a liar, a knave, a trickster, and a mischief-monger, to quote his own words.

I ask you, Mirza Tahir Ahmad, have you asked me for a Mubahala rendezvous in support of this impostor? Tell me, which word in this writing of mine will you call an accusation?

Here, I turn your attention ιo a notable point. The Quran-e-Hakeem has quoted an imprecation which was uttered by Kuffar-e-Makkah. They said:

﴿اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ﴾ (الأنفال: ٨-٣٢)

"O Allah! if this (Deen) is indeed the truth from Thee, then rain down on us a shower of stones from the sky or send on us painful torments".

(Quran, Al-Anfal 8:32)

Look at the extreme misfortune, stupidity and perverseness of the idolaters of Makkah that they did not invoke Allah for granting to them His favour. They did not say, O Allah! grant us the ability to accept the Deen, brought by the Holy Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم in case it is really from Thee. Instead, the Kafirs of Makkah said if Deen-e-Islam was genuine then stones should rain down on them or they be annihilated by Divine Punishment!

Tafseer-e-Usmani (Maktaba Rashidia, p-234) says: "Abu Jahl is reported to have invoked Allah in these words in front of Ka'ba when leaving Makkah (for the Battle of Badr). As a result, he witnessed a sample of what he had asked for."

Following the example of Kuffar-e-Makkah, Mirza Ghulam Ahmad Qadiani did not say: O Allah! if I am astray in Your eyes, set me on right path and forgive me. Instead he prayed: "O Allah! if I am a liar, knave or a mischief-monger then destroy me during Maulana Sanaullah's life". Compare this self-curse of Mirza Qadiani to that of Abu Jahl. Where is the difference in the purport? Abu Jahl said:"If صلی اللہ علیہ وسلم is truthful and we are liars, destroy us through bolts and stones from the sky". Mirza said: "If Maulana Sanaullah is truthful and I am a liar, destroy me in front of him". Abu Jahl got his asked-for in Badr and Mirza got his asked-for on May 26, 1908, both getting their asked-for ultimately. Does this carry any lesson for you, Mirza Tahir Ahmad Sahib, the Imam of self-styled Jamaat "Ahmadiya"?

●

"اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو۔ اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔"

(جنگ مقدس ص ۲۹۳۔ مندرجہ روحانی خزائن ج ۶ ص ۲۹۳)

"If I am a liar, keep the gallows ready for me and consider me the most accursed of all the accursed persons, the evil-doers and the satans". *(Jung-e-Muqaddas,* last page).

During the night preceding the avowed day-break, the town of Qadian went into a drone of tumult and tribulation. Men, women, big and small rubbed their noses on the earth, lamenting:

"O Allah, Atham may die; O Allah Atham be dead!
"O Allah, send a bolt from the blue for Atham!"

They were certain Atham would not live to see the dawn of the next day. Mirza Ghulam Ahmad Qadiani, on his part, worked out spells of sorcery whole night for Atham's death and had charms recited over black grams to be thrown into blind dry wells. *Seerat-ul-Mahdi,* Vol. 1: p:178; Vol. 2 p:7).

Despite all invocations, contrivances and hulla-baloo Atham saw the dawn and many more dawns for many years. Thus, Allah the Exalted, testified that:

*Mirza's prediction was not a divine revelation;
*Mirza's prediction was his imposture;
*Mirza deserved the punishment he had proposed on himself, that is,
—"Disgrace me"
—"Blacken my face"
—"Collar a rope around my neck"
—"Hang me on the gallows".

Mirza Tahir Sahib, I ask you: In view of your Sire's calling himself "the most accursed of all accursed persons, the evil doers and the satans," have I used these superlative-degree adjectival-epithets about him or it was your sire grand-papa himself who used them about his own self? Are you wanting a 'Mubahala' rendezvous in support of a satan who is most accursed of all satans? Tell me, is there one single word wrong in this factual event from the Qadiani history?.

FACT NO. 4

The fourth fact from your Qadiani history is a Mubahala challenge between Mirza Qadiani and **Maulana Abdul Haq** Ghaznavi (May Allah rest his soul in peace). This was held on Zeeqada 10, 1310 AH in Eidgah of Amritsar. The late Maulana's challenge was on this issue: *Mirza and his Mirzais were a coterie of liars, unbelievers, heretics, impostors and Dualist-infidels. (Majmua-e-Ishtiharat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani* Vol. 1 p. 425). And Mirza Qadiani had already declared that:

"مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات مرزا قادیانی جلد نمبر ۹ ص ۴۴۰)

"Whosoever is the liar out of the Mubahala participants, perishes during the lifetime of the truthful." *(Malfuzat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani* Vol. 9 p. 440).

In accordance with the above stipulation Mirza Ghulam Ahmad Qadiani was the liar as he perished during the lifetime of Maulana Abdul Haq Ghaznavi on May 26, 1908, whereas the Maulana Sahib, (Allah's mercy on him), lived for 9 years after Mirza's death. *(Raees-e-Qadian,* Vol. 2 p. 192 and *Tarikh-e-Mirza,* p. 38).

Mirza Tahir Ahmad Sahib! In your letter you have defined Mubahala in these words: "To take a matter to the court of Allah, the Exalted, through invocation is named Mubahala. To supplicate Allah, the Exalted, for a decision is called Mubahala." From this definition, it is obvious that Divine Court is the supreme-most court whose decision is definite, direct and unambiguous. There can never be an iota of a mistake in it, God forbid. When, as a result of the aforesaid Mubahala, the Divine Court has already decided that Mirza Qadiani was an arch-liar, Dualist-infidel, one-eyed impostor, renegade and a Kafir, do you wish now to appeal against this decision? Remember, to reject this court's jurisdiction is *kufr*, to deviate from its decision is *kufr*, to appeal for its revision is *kufr*. Tell me, if there is one single word which I have uttered here is untrue. Actually, the questions I have raised cannot be answered by the whole Mirzai progeny put together.

Mirza Tahir Ahmad! If you believe in Allah and if you are not an atheist, then come out to accept Allah's Decision whole-heartedly and proclaim to the world that your grand-father was a grand-liar.

FACT NO. 2

In order to relate this fact, I invite your attention to a writing of your sire, Mirza Ghulam Ahmad, from his book *Appendix to Anjam-e-Atham*. p.54.

"یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴۔ مندرجہ روحانی خزائن ج۱۱ ص ۳۳۸)

"Remember, if the second part of this prediction does not come about, I should be deemed worse than every wicked".

What was the second part of the prediction to which Mirza Qadiani referred? I shall tell one who may not be knowing it. It was a prediction, made by Mirza for his second marriage with an already married lady, called Muhammadi Begum; that is, when her husband would die, Muhammadi Begum, the widow, would marry Mirza Qadiani.

This was the second part of his prediction to which he referred in his above writing (in *Appendix to Anjam-e-Atham)*

But luck did not smile over Mirza Ghulam Ahmad Qadiani, the dejected Romeo. The elusive bride could not be got hold of because her husband, the rival-in-love, Sultan Muhammad, did not die. Instead the angel of death came to help Mirza Ghulam Ahmad pack up, to carry him to the higher storey! Therefore, this cavalier don met no success with the dona.

I ask you, Mirza Tahir Ahmad, did Mirza Ghulam Ahmad Qadiani's second part of prediction come true?. Did Muhammadi Begum become widow in Mirza Qadiani's lifetime?. No, then call him in his out-landish lingo: "Worse than every wicked"(ہر بد سے بدتر) Any doubt in it? Mirza Tahir! Am I untrue?

I am amazed, Mirza Tahir, at your rude impudence. You are coming to a Mubahala rendezvous in support of a 'worse' man. Tell me, have I concocted this comparative-degree-adjectival-epithet against your so-called 'holy personage'. Have I coined it ("worse than every wicked") or your grand-papa has himself done so? This is my second question which your entire Jamaat Qadiani, misnamed by you as Jamaat Ahmadiya, feels frustrated to reply.

FACT NO. 3.

This is an interesting episode, again from the Qadiani history.

Once, Mirza Qadiani arranged to convene a discussion with a local head of episcopal diocese, named Atham. For fifteen days, argumentations continued. When Mirza could not beat his adversary he invoked Allah for decision. He pronounced that Allah had made this decision for Atham that this liar would be thrown into 'Havia', (Hell) within fifteen months from June 5, 1893.

Mirza predicted in these words in his book *'Junge-Muqaddas'* p.293.

"میں اس وقت یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔"

(جنگ مقدس ص ۲۹۳۔ مندرجہ روحانی خزائن ج۶ ص ۲۹۳)

"I admit right now that if this prediction goes false i.e., if within fifteen months from this day, the party deemed to be liar in Allah's view does not fall into 'Havia' as death punishment then I am prepared to undergo every type of punishment: disgrace me, blacken my face, collar a rope around my neck or hang me on the gallows. I am prepared for every thing".

Time-limit started shrinking and Qadiani Jamaat was certain that Atham would die within fifteen months because Sire Mirza Qadiani had written:

"اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔"

(جنگ مقدس ص ۲۹۳۔ مندرجہ روحانی خزائن ج۶ ص ۲۹۳)

"And I swear by the greatness of Allah that He will certainly do so, will certainly do so; will certainly do so; the earth and sky may deviate but not His ordainments".

As the zero hour drew nearer and the count-down started, Mirza Qadiani madly shouted:

Final Rejoinder to Mirza Tahir

(LAST NAIL IN QADIANI COFFIN)

By
Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi

Translated by:
K. M. Salim

Edited by:
Dr. Shahiruddin Alvi

once again, your inward nature to the world, by repeating absolutely loose and filthy blames. In this way you have endeavoured to place foul allegations on holy personages of Allah, the Exalted. What reply can there be to them, except in the words of Quran-e-Kareem: "Allah's curse on

COMMENTS ON POINT NO. 1

Let me, first of all, do you justice for your truthfulness. You call my communication a 'published pamphlet'; no, it was a letter, written on my letterhead with my name on it. It was sent to you by registered post and it carried my signature and seal. To call my letter a published pamphlet reminds me of the famous proverb: A thief might leave stealing but not prying-about. Imagine, when tricksters are apt to dodge unwary people by calling letters as published pamphlets, what distortions would they not have perpetrated on the Quranic text and Ahadith?.

You say, I have tried to bare out my latent morbidity before outside people, by having repeated my earlier-levelled charges but there is my letter before all. Anybody reading it will conclude that my presentations were historical truths, taken from the Qadiani history. Do you call them allegations and blames from my side? No, I presented ten facts—all from the Qadiani history, five of them related to your grand-father, Mirza Ghulam Ahmad Qadiani and five to your father Mirza Mahmud Ahmad Qadiani. Those historical facts mirrored your face and reflected on Qadianism. No surprise, when this mirror was held up to you, for looking in, you took it ill.

Now, I enumerate those ten facts and challenge you to pin-point the one which is not recorded in your Qadiani history.

DETAILS OF 5 FACTS IN RESPECT OF MIRZA GHULAM AHMAD QADIANI

FACT NO. 1

In his book, *Anjam-e-Atham*, p.282, Mirza Qadiani declared: "We would not, in future, call Ulema for a 'Mubahala'." I ask you: why in view of this categorical declaration, did you break the pledge made by your Sire-Mirza and how could you address the Ulema? It is obvious you have no reply to this tweezer of a question of mine. I told you earlier and say again that Insha Allah, you'll never be able to answer me till the day of your Doom. You are left now with no recourse and I see you wearing a countenance of run-out shame. You are sputtering at me when you say I am repeating allegations.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قارئین ختم نبوت سے تین سوال

محترم قارئین آپ کی دلچسپی کیلئے قادیانیت سے متعلق سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ تین سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ڈاک کے ذریعے ارسال کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۳ ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کیلئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔

سوال نمبر۱.... امیر شریعت کا لقب عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو کس بلند پایہ محدث نے دیا؟

سوال نمبر۲.... مرزا غلام احمد قادیانی نے کس سن میں ”محمد رسول اللہ“ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ کیا؟

سوال نمبر۳.... لاہوری مرزائی مرزا غلام احمد قادیانی کو کیا درجہ دیتے ہیں؟

اہم ہدایات:

۱...... ساتھ منسلک ٹوکن کاٹ کر صحیح اندراج کر کے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲...... تمام سوالات کے جواب صاف ستھرے کاغذ پر تحریر کریں۔

۳...... ہر شمارہ کا حل اس سے ایک شمارہ کے بعد شائع کیا جائے گا۔

شمارہ ۱۵ کے جوابات

۱.... حکیم نور دین

۲.... مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

۳.... ٹانک وائن

۴.... قادیانی اور لاہوری

۵.... امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

ٹوکن

نام ---------------------

ولدیت ------------------

مکمل پتہ ------------------

ذاتی مصروفیات ---------------

فرمانِ نبیؐ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

ختمِ نبوت کانفرنس

چودھویں ۱۴ سالانہ

دو روزہ

بتاریخ ۱۲، ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۵ء بروز جمعرات، جمعۃ المبارک

مطابق ۱۶، ۱۷ جمادی الاوّل ۱۴۱۶ھ

مسلم کالونی (ربوہ) صدیق آباد

مخدوم المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

امیر

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت پاکستان

علماء، مشائخ

سیاسی قائدین

دانشور اور وکلا

خطاب فرمائینگے

عنوانات

توحیدِ باری تعالیٰ، سیرتِ خاتم الانبیاءؐ، عظمتِ صحابہؓ و اہلبیتؓ، مسئلہ ختمِ نبوت، حیاتِ عیسیٰؑ

فتنۂ قادیانیت اور اہلِ اسلام کی جدوجہد

نوٹ: کانفرنس میں بعد عصر تا مغرب فتنۂ قادیانیت کے متعلق سوال و جواب کی محفل منعقد ہوگی جس میں ہر شخص کو تحریری سوال کرنے کی اجازت ہوگی حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب جواب دینگے۔

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت پاکستان

فون ۸۷۹۰۴
۸۳۳۳۴